ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

50

مسلسل اشاعت کا 33واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام خلافت راشدہ کا نظام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

28 جمادی الاُخریٰ تا 5 رجب 1446ھ/31 دسمبر 2024ء تا 6 جنوری 2025ء

شمسی سالِ نو کی آمد اور خود احتسابی!!

بلاشبہ اللہ ربّ العزت نے اپنے بندوں کو لاتعداد نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ انہی میں سے ایک عظیم نعمت ہماری اور آپ کی زندگی ہے۔ کتنوں کو زندگی کی یہ نعمت ملی مگر اب وہ زیرِ خاک ہیں۔ شمس وقمر کی گردش احساس دلاتی رہتی ہے کہ عیش وعشرت کے بستر پر سونے والو عنقریب تمہارا بچھونا بھی بسترِ خاک ہوگا۔ دنیاوی زندگی بھی کرایے کے گھر کی طرح ہے۔ دنیا ہمارا عارضی مسکن ہے۔ دنیا کا چین وسکون، آرائش وزیبائش بلکہ نعمت زندگانی کے ساتھ فانی دنیا کی ساری نعمتیں پیچھے چھوٹ جائیں گی۔ بعدہٗ آخرت کے مراحل اپنے اچھے برے اعمال کے مطابق طے کرنا ہوں گے۔

نظروں کے سامنے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کی اُٹھتی لاشیں آگاہ کرتی رہتی ہیں کہ زندگی کی نعمت دائمی نہیں ہے، لہٰذا ایک شمسی سال کے گزرنے اور نئے شمسی سال کی آمد پر خود احتسابی اور غور وفکر کرو کہ اب تک کیا کھویا اور کیا پایا اور آگے کیا کیا حاصل کرنا ہے۔ خود احتسابی کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ خود احتسابی سے محروم شخص کبھی کامیابی کی منازل طے نہیں کرسکتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی ایک روایت نقل ہے، فرماتے ہیں: ’’اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔‘‘ (ترمذی)

مگر اس دور میں نئے شمسی سال کی آمد پر خود احتسابی کے بجائے عیاشی اور بے حیائی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ افسوس! کچھ مسلمان بھی دھڑلے سے اس قبیح رسم کا حصہ بنتے ہیں۔ اللہ ربّ العزت کو ناراض کرکے دنیا و آخرت کی تباہی مول لیتے ہیں۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ کر مغرب کی گندی تہذیب وتمدن کو اپنی زندگی میں اتار لینے کی ریت چل نکلی ہے۔

اگر آپ نے نئے شمسی سال کی آمد پر اپنی عمر، اپنی جوانی اور اپنے مال کا غلط استعمال کرنے کا ارادہ کرلیا ہے تو ابھی اللہ تعالیٰ کے حضور صدق دل سے توبہ کرلیجیے تاکہ بروزِ حشر اللہ ربّ العزت کی گرفت سے بچ سکیں۔

محمد اشرف رضا

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 451 دن گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 45350 سے زائد، جن میں بچے: 18350، عورتیں: 14000 (تقریباً)۔ زخمی: 109500 سے زائد

اس شمارے میں

2024ء تو گزر گیا...... ہم نے کیا سبق سیکھا؟

صلہ رحمی اور شام کے حالات

امریکہ کی پاکستان پر پابندیاں
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

پریس ریلیز

4 پاکستانی کمپنیوں پر امریکی پابندی

اشاریہ مضامین ہفت روزہ ندائے خلافت، 2024ء

آخرت میں نیکی کا اجر بڑھ چڑھ کر ملے گا

سُورۃُ القَصص | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت: 84

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیۡرٌ مِّنۡہَا ۚ وَ مَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجۡزَی الَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾

آیت: ۸۴ ﴿مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیۡرٌ مِّنۡہَا ۚ﴾ ’’جو کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لیے بدلہ ہو گا اس سے بہتر۔‘‘

سورۃ النمل کی آیت ۸۹ میں بھی یہ مضمون بالکل ان ہی الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

﴿وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجۡزَی الَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾﴾ ’’اور جو کوئی بُرائی لے کر آئے گا تو بُرائیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر وہی کہ جو کچھ وہ کر کے لائیں گے۔‘‘

مطلب یہ کہ برائی کی سزا برائی کے عین مطابق دی جائے گی‘ اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن نیکو کاروں کے لیے ان کی نیکیوں میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے دس گنا سے سات سو گنا تک اضافہ کر دیا جائے گا‘ بلکہ غور کیا جائے تو ’’خَیۡرٌ مِّنۡہَا‘‘ کی کوئی حد اور انتہا مقرر نہیں۔ جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوا ہے: ﴿وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۱﴾﴾ ’’اور اللہ جس کے لیے جتنا چاہے گا بڑھا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا خوب جاننے والا ہے‘‘۔ بہرحال ’’خَیۡرٌ مِّنۡہَا‘‘ کے الفاظ میں سب سے نچلی سطح پر بھی یہ بشارت موجود ہے کہ تم جیسی بھی کوئی نیکی کر کے لے جاؤ گے، وہاں اس کا اجر اس سے بہتر ہی ملے گا۔

درس حدیث

اپنے نفس کا محاسبہ اور موت کی تیاری

عَنۡ شَدَّادِ بۡنِ أَوۡسٍ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَلۡکَیِّسُ مَنۡ دَانَ نَفۡسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعۡدَ الۡمَوۡتِ وَالۡعَاجِزُ مَنۡ أَتۡبَعَ نَفۡسَہٗ ہَوَاہَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی)) (ترمذی)

سیدنا شداد بن اوس ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی تیاری کرے۔ احمق اور بے وقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے تابع کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑی بڑی تمنائیں رکھے۔‘‘

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں عقل مند اور بے وقوف کی نشانی بتائی گئی ہے۔ عقل مند شخص اپنی زندگی میں اپنے قول و فعل کا محاسبہ کرتا رہتا ہے اگر نیکیوں کا غلبہ معلوم ہو تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر برائیوں کا غلبہ ہو تو توبہ استغفار کرتا ہے۔ بیوقوف شخص کا نفس اُس کی خواہشات کے تابع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید بھی رکھتا ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے گا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہنا چاہیے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُکَ نَفۡسًا مُّطۡمَئِنَّۃً تُؤۡمِنُ بِلِقَائِکَ وَتَرۡضٰی بِقَضَائِکَ وَتَقۡنَعُ بِعَطَائِکَ)) (سنن ابن ماجہ)

’’اے اللہ! ہم آپ سے وہ نفس مطمئنہ مانگتے ہیں جو آپ سے ملاقات کا یقین رکھے، آپ کے حکم پر راضی رہے اور آپ کی عطا پر قناعت کرے۔‘‘ (آمین)

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بِنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

28 جمادی الاخریٰ تا 5 رجب 1446ھ جلد 33
31 دسمبر 2024ء تا 6 جنوری 2025ء شمارہ 50

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: خورشید انجم

مجلس ادارت: ◉ رضاء الحق ◉ فرید اللہ مروت ◉ وسیم احمد باجوہ ◉ محمد رفیق چودھری

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
خورشید انجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

2024ء تو گزر گیا...... ہم نے کیا سبق سیکھا؟

شمسی سال 2024ء تو گزر ہی گیا...... دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے کیا سبق سیکھا؟ یہ تو دنوں کا اُلٹ پھیر ہے اور اس سال نے بھی بیتنا ہی تھا۔ اس دوران میں کئی ہونیاں اور کئی انہونیاں بھی ہوئیں جنہیں ہم قدرت کا لکھا کہیں یا اپنی شامتِ اعمال، بہرحال یہ سب ہونیاں، انہونیاں ہو چکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے لیے تو شاید یہ جملہ بھی اب اپنی اہمیت کھو چکا ہے کہ "ہمیں اپنی غلطیوں سے سبق لینا چاہیے"، کیونکہ یہ جملہ لکھا اور بولا تو جاتا ہے مگر تاثیر نہیں رکھتا۔ سالِ گزشتہ کا جائزہ لیتے ہوئے تو اس بات کا بڑی شدت سے احساس ہوا کہ اُمتِ مسلمہ نے بالعموم اور پاکستانی قوم نے بالخصوص جیسے دوسروں کی یا خود اپنی غلطیوں سے سبق لینا غیر ضروری قرار دے رکھا ہے۔

سالِ گزشتہ کے اوراق پلٹنے سے مستحضر ہوا کہ 16 جنوری کو ایران کا ایک میزائل پاکستان کی سرزمین پر گرنے سے تین افراد شہید ہو گئے جن میں سے ایک خاتون اور دو معصوم بچے تھے۔ اس سانحہ کے بعد پاکستان نے ایران سے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا اور ایرانی سفیر جو بوجوہ ایران میں ہی تھے، انہیں پاکستان واپس نہ آنے کے لیے کہہ دیا۔ یہ بھی خبر تھی کہ ایران نے پاکستان کے ساتھ ساتھ عراق اور شام میں بھی حملے کیے۔ مگر ماضی کی تلخ حقیقتوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ہمسایہ برادر مسلم ممالک سال کے آغاز میں ہی ایک مرتبہ پھر آپس میں لڑ پڑے۔ چند روز بعد ہی پاکستان نے طورخم بارڈر کو ایک مرتبہ پھر بند کر دیا جس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ افغانستان سے دہشت گرد اسی راستے سے پاکستان آتے ہیں۔ طورخم بارڈر کی یہ بندش پہلی مرتبہ نہیں ہوئی تھی اور اس بندش سے افغانستان کے عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی پریشانی ہوئی مگر پاکستان کے تاجر بھی اس سے سخت پریشان ہوئے، مگر حسبِ سابق سبق حاصل نہیں کیا گیا کہ مل بیٹھ کر مسائل کا دیرپا اور اصلی حل تلاش کرنا دونوں برادر ہمسایہ ممالک کے لیے ناگزیر ہے۔

فروری میں پاکستان میں عام انتخابات کا انعقاد ہوا۔ ہم ان انتخابات کے ماقبل کی صورتحال پر بحث نہیں کریں گے کیونکہ اسی فورم سے ہم اس پر سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔ کس طرح ایک پارٹی کو انتخابات سے باہر رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور ریاست بشمول عدلیہ نے بلا مبالغہ فسطائیت پر مبنی حربے استعمال کیے۔ البتہ ہر سوچنے سمجھنے والا پاکستانی جانتا ہے کہ انتخابات کے دن سے اسٹیبلشمنٹ نے 2013ء اور 2018ء کی طرح ایک مرتبہ پھر اپنی جادوئی چھڑی گھما دی۔ الیکشن کمیشن اور عبوری حکومت سب نے یہی دعویٰ کیا کہ عوامی مینڈیٹ کا احترام کیا جائے گا مگر انتخابات کے نتائج نے فارم 45 سے فارم 47 تک کے سفر کی ایک نئی تاریخ رقم کر دی۔ نتیجتاً جو حکومت بنائی گئی وہ عوامی مینڈیٹ کی بجائے کسی اور کی خواہشات کی عکاس تھی۔ بہرحال داخلی سطح پر مختلف سیاسی جماعتوں اور مقتدر حلقوں کے مابین سرپھٹول جاری ہے۔ ہمارا تو روزِ اوّل سے یہی موقف رہا ہے کہ الیکشن کی سیاست سے چہرے تو بدل سکتے ہیں لیکن فرسودہ نظام کو بدلنا ممکن نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ سیاسی جماعتیں اور مقتدر حلقے ملک و قوم سے مخلص ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ اس نوعیت کے اقدامات کے اصل مظاہر و مقاصد بعد میں سامنے آیا کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف نے قرضے کی سخت ترین شرائط رکھیں اور حکومت و مقتدر حلقوں کی خون آلود ناک سے لمبی لمبی لکیریں کھنچوائیں۔ بہرحال آئی ایم ایف سے سودی قرضہ تو حاصل کر لیا گیا اور اس پر خوب دھمال ڈالا گیا۔ اگرچہ بعض معاشی اشاریے اب بہتری کا عندیہ دے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عوام بدستور مہنگائی کے پہاڑ تلے بری طرح پسے ہوئے ہیں اور ریلیف کے منتظر ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کا 2022ء کا سود کے خلاف فیصلہ ہنوز شرمندہ تعبیر ہے۔ بھلا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی حالت میں رہتے ہوئے بھی کوئی مسلم قوم صحیح معنوں میں کیسے ترقی کر سکتی ہے؟ یہی بات قادیانی مبارک ثانی کے خلاف مقدمے کے عدالتی فیصلہ میں نظر آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر دینی و مذہبی جماعتیں، تنظیمیں، وکلاء اور عوام الناس اس معاملے پر ازخود نوٹس نہ لیتے تو ملک میں ایک اور واردات ہوا چاہتی تھی۔ عقیدہ ختم نبوت کے ان جان نثاروں نے اس معاملے پر ایک تحریک کا سا سماں باندھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عدالتِ عظمیٰ نے اپنے

سابقہ فیصلے واپس لے لیے جو یقیناً ایک خوش آئند سنگِ میل سے کم نہیں۔ یقیناً ایک مرتبہ پھر یہ پہلو سامنے آیا کہ ایک پُرامن احتجاجی تحریک ہی نظام کو بدلنے کا واحد ذریعہ ہے۔

اسرائیل کی غزہ پر وحشیانہ بمباری سال بھر بلا تعطل جاری رہی۔ میڈیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 45000 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ ایک لاکھ سے زائد افراد شدید زخمی ہیں اور اس سے تقریباً دوگنا زائد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ پھر یہ کہ غزہ کے سکولوں، ہسپتالوں، پناہ گزین کیمپوں پر صہیونی فوج کی بمباری جاری ہے اور اطلاعات کے مطابق غزہ میں 90 فیصد گھر تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا گمان ہے کہ شہداء اور زخمیوں کی حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بیس لاکھ سے زائد افراد تک بجلی، گیس، تیل کے علاوہ خوراک، پانی اور جان بچانے والی ادویات کی رسائی بھی روک دی گئی ہے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی پر تلا ہوا ہے۔ 2024ء کے دوران تحریک مزاحمت کے کئی اعلیٰ عہدیداران کو شہید کر دیا گیا۔ اسرائیل نے جنگ کا دائرہ پھیلا کر لبنان، ایران اور یمن کو بھی نشانہ بنایا۔ مگر اہلِ غزہ نے بھی یہ ثابت کیا کہ اُنہیں جتنا زیادہ دبایا جائے گا وہ اتنا ہی زیادہ ابھریں گے۔ ناجائز صہیونی ریاست، گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تیزی سے عمل درآمد کر رہا ہے۔ غیروں سے کیا گِلا، المیہ تو یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں سے بھی کسی نے اسرائیل کے ظالمانہ اقدام کو روکنے اور مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت کے لیے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اسی دوران میں وفاقی دارالحکومت کے ڈی چوک میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف ایک مظاہرہ کرنے والوں پر ایک ''نامعلوم شخص'' نے گاڑی چڑھا دی جس سے دو افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ڈی چوک اسلام آباد جیسے حساس علاقے میں ایسی واردات کی کوئی سی سی ٹی وی فوٹیج کا سامنے نہ آنا ایک اور سوالیہ نشان چھوڑ گیا۔ گویا:

ع حمیت نام ہے جس کا، گئی تیمور کے گھر سے

البتہ اسرائیل کے ان انسانیت سوز مظالم بلکہ جرائم کے خلاف سال بھر امریکہ اور کئی دیگر مغربی ممالک کی مختلف یونیورسٹیوں میں طلبہ اور پروفیسرز کا شدید احتجاج دیکھنے میں آیا۔

مارچ 2024ء میں سقوطِ خلافتِ عثمانیہ کو سو سال مکمل ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافتِ عثمانیہ کے خاتمے سے ہی مسلمانوں کا اصل زوال شروع ہوا جو آج تک جاری ہے، مگر اُمت اور اس کے حکمران و مقتدر طبقات یہ سبق حاصل کرنے کے لیے بھی تیار نہیں کہ اگر وہ متحد ہو کر اپنی طاقت میں اضافہ کریں اور غیرتِ دینی و حقیقی ایمان کا مظاہرہ کریں تو صرف اسی صورت میں اسرائیل سمیت دنیا کی تمام طاغوتی قوتوں کو منہ توڑ جواب دیا جا سکتا ہے۔

جون میں منعقدہ بھارت کے عام انتخابات میں نریندر مودی مقبولیت میں کمی کے باوجود مسلسل تیسری مرتبہ وزیراعظم منتخب ہوئے تو جیسے بی جے پی نے بھارتی مسلمانوں کو واضح طور پیغام دے دیا کہ بھارت اب صرف ہندوؤں کا ہی ہے اور یوں بھارت میں اقلیتی بے توقیری اور ہنود و یہود کے گٹھ جوڑ کے ایک نئے باب کا آغاز ہو گیا۔

پاکستان میں 26 ویں آئینی ترمیم کا بل منظور ہونے سے قبل جس طرح کی بے چینی اور بے یقینی کی سی صورتحال تھی اس کی شدت لاہور کے ایک نجی تعلیمی ادارے کی ایک طالبہ کے ساتھ جنسی زیادتی کی خبر نے بہت کم کر دی۔ عوام الناس اسی بحث میں اُلجھے رہے کہ اُس طالبہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا نہیں اور مقننہ میں 26 ویں آئینی ترمیم کا بل پاس بھی ہو گیا جس کے بارے میں تصور کیا گیا تھا کہ اس بل کا پاس ہونا بہت مشکل ہے۔ اکتوبر کے اختتام پر صوبہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں ایک مرتبہ پھر سیکورٹی فورسز پر دہشت گرد حملے کیے گئے جس میں ملک عزیز کا وہ نقصان ہوا جو کہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کرم اور پارہ چنار میں حالات بدستور انتہائی کشیدہ ہیں۔

شام میں بشار الاسد حکومت کی شام ہوئی۔ اس کا یہ فائدہ تو ضرور ہوا کہ 53 سالوں سے اسد خاندان جو کہ ایک ایسے مذہبی گروہ سے تعلق رکھتی تھی جو اہلِ سنت اور اہلِ تشیع دونوں کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جس خاندان کے ادوارِ حکومت میں شام کی 75 فیصد مسلمان آبادی پر شدید ترین اور انسانیت سوز ظلم و ستم کیا گیا، بالآخر اُس کا خاتمہ ہو گیا۔ ایک تجزیہ یہ بھی ہے کہ بشار الاسد کی حکومت کے جانے سے گریٹر اسرائیل کے حصول کی راہ کسی حد تک ہموار ہوتی ہوئی محسوس ہوئی ہے۔ تاہم اس حوالے سے حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہے کیونکہ اسد خاندان نے 1974ء سے اسرائیل کو ہمیشہ سکون کا سانس لینے دیا اور اس دوران اسرائیل نے نہ صرف گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ مضبوط کیا بلکہ اس اہم ترین شامی خطہ کو اسرائیل میں شامل بھی کر لیا اور بشار حکومت کے گرتے ہی اسرائیل خود کو محفوظ کرنے کے لیے گولان میں بالفعل داخل ہو گیا۔ بہرحال عالمی استعماری قوتوں کی یہ خواہش ہے کہ شام جس کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ موجود ہیں اور جہاں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال سے مقابلہ کریں گے وہ کمزور سے کمزور ہوتا رہے۔ طاغوتی قوتیں حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے تئیں حفاظتی تدابیر کر رہے ہیں۔ لیکن بالآخر ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔ ﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴾ (آل عمران)

نومبر کے مہینے میں ڈونلڈ ٹرمپ دوسری مرتبہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے۔ نومنتخب صدر بے شک ابھی تک اپنے دفتر ''سفید گھر'' تک نہیں پہنچے ہیں مگر پاکستان سمیت عالمی سیاست پر ان کے منتخب ہونے کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ بے شک امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ پاکستان اور افغانستان آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں اور خراسان کا وہ خطہ کہیں تشکیل نہ پا جائے جس کے بارے میں احادیث میں بشارت آئی ہے۔

ہفتہ عشرہ قبل پاکستان کے بیلسٹک میزائل پروگرام سے متعلق 4 کمپنیوں پر آئی ایم ایف کے مائی باپ امریکہ نے پابندیاں لگا دیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ امریکہ کو راضی کرنے کے لیے جب جب اقدامات کیے گئے تب تب ملک و قوم کو نقصان کے سوا کچھ نہ ملا۔

حقیقت یہ ہے کہ سال نو یعنی 2025ء مسلم ممالک بشمول پاکستان کے لیے اپنے ساتھ نئی آزمائشیں لے کر آن وارد ہوا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو ہم ایک عرصہ سے یہ بات کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ جس نظریہ کی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا، اُسے عملی تعبیر دی جائے۔ یعنی اسلام کا عادلانہ نظام یہاں قائم و نافذ کیا جائے۔ جس دُنیوی امتحان سے آج پاکستان گزر رہا ہے اُس کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کتنے خوش قسمت ہیں پاکستان کے مسلمان کہ اُن کی دنیا اور آخرت کی کامیابی ایک ہی راستے سے جڑی ہوئی ہے۔ لہٰذا سب مل کر پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنائیں تاکہ یہ دنیا کی سپر پاور بن سکے۔ دین کو سربلند کرنے کی جدوجہد کریں گے تو آخرت میں بھی کامیاب و کامران ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین!

صلہ رحمی اور شام کے حالات

(سورۃ النساء کی پہلی آیت کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 20 دسمبر 2024ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اللہ کے نبی ﷺ کے جو عمومی خطبات ہوا کرتے تھے اُن میں آپ ﷺ چار آیات کی اکثر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ان چار آیات میں سورہ نساء کی پہلی آیت بھی شامل ہے۔ بالخصوص خطبہ نکاح میں بھی یہ آیت شامل ہوا کرتی تھی۔ آج ہم اسی آیت کا مطالعہ کریں گے اور اس کے بعد ان شاء اللہ شام کے حالات کا تذکرہ بھی ہوگا۔ فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ ’’اے لوگو! اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔‘‘

یہ تمام پیغمبروں کی دعوت کا بنیادی نکتہ ہے۔ سورہ شعراء میں چھ رسولوں کے حالات کا اہتمام کے ساتھ تذکرہ ہے۔ وہاں بھی ہر رسول نے اپنی قوم کو یہی دعوت دی ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ﴾ (الشعراء:144)

’’پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔‘‘

انسانی اصلاح کی اصل بنیاد خوفِ خدا ہے۔ یہ خوفِ خدا ہی تھا کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ دنیا کے عظیم حکمران ہونے کے باوجود راتوں کو اُٹھ کر گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے کہ جائزہ لے سکیں کہ اُن کی حکومت میں کوئی انسان بھوکا، پیاسا، مصیبت زدہ یا تکلیف میں تو نہیں ہے۔ دورانِ گشت ایک مرتبہ وہ تھک کر ایک گھر کے سامنے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ اندر سے ایک عورت کی آواز آئی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو کونسا عمر دیکھ رہا ہے۔ بیٹی نے کہا ماں! عمر نہیں دیکھ رہا مگر عمر کا رب تو دیکھ رہا ہے۔ یہ خوفِ خدا ہی تھا جو اس بیٹی کو یہ کہنے پر مجبور کر رہا تھا۔ تقویٰ وہ شے ہے جو بندوں کو سات پردوں میں بھی صراطِ مستقیم پر قائم رکھ سکتا ہے اور اگر خوفِ خدا اُٹھ جائے تو پھر جتنے مرضی چیکس اینڈ بیلنسز لگاتے پھریں، کرپشن اور دیگر جرائم کو روکا نہیں جا سکتا۔ انسان اپنی عقل کے مطابق چیکس اینڈ بیلنسز بناتا ہے کہ کرپشن کو کیسے روکنا ہے، اس کے لیے قوانین اور پالیسیاں بناتا ہے۔ لیکن دوسری طرف وہی انسانی عقل اُن قوانین کا توڑ بھی نکال لیتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں باقاعدہ کنسلٹنٹس ہوتے ہیں کہ FBR والوں کو کیسے ڈیل کرنا ہے، اپنے اعداد و شمار کی پریزنٹیشن میں ونڈو ڈریسنگ کیسے کرنی ہے اور ٹیکس کنسلٹنٹس کی

مرتب: ابو ابراہیم

خدمات حاصل کر کے اپنے ٹیکس کو کیسے بچانا ہے۔ ہائی ویز پر سپیڈ کو چیک کرنے کے لیے کیمرے لگے ہوتے ہیں، اس کے بعد گاڑیوں میں جیمرز لگا دیے گئے۔ پھر ان کے توڑ کے لیے اینٹی جیمرز آنا شروع ہو گئے۔ لہٰذا عقل کا توڑ عقل سے ہی ہو جاتا ہے۔ میں آڈٹ کی فیلڈ میں رہا ہوں۔ ہمیں پتا ہے کہ چیکس اینڈ بیلنسز کے لیے کروڑوں روپے کے لاحاصل اخراجات کرنا پڑتے ہیں۔ لیکن اگر دلوں میں خوفِ خدا ہو تو اربوں ڈالرز کے اخراجات کے بغیر بھی نظام درست ہو جائے گا۔ جیسا کہ خلافت راشدہ کی تاریخ میں ہم اس کی مثالیں دیکھ سکتے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ﴾ (النساء:1) ’’اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے پھیلا دیے (زمین میں) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں۔‘‘

جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ یہ آیت آپ ﷺ نکاح کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ نکاح کا ایک مقصد جہاں باحیا اور باوقار معاشرے کا قیام، خاندانی نظام کو مضبوط کرنا اور زوجین کے لیے سکون کا حصول ہے وہاں اس کا ایک بڑا مقصد اولاد کا حصول بھی ہے۔ کسی بھی قوم کو معدوم ہونے سے بچانے کے لیے سالانہ شرح پیدائش کم از کم 1.8 ہونی چاہیے۔ جن معاشروں میں نکاح کی پاکیزہ روایت دم توڑ رہی ہے وہاں سالانہ شرح پیدائش 1.8 فیصد سے بھی نیچے آچکی ہے۔ اس کی وجہ سے اُن قوموں کو اپنے مٹ جانے کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کی سالانہ شرح پیدائش اوسطاً 3.5 فیصد سے زائد ہے۔ اس وجہ سے بھی باطل قوتوں کو یہ پریشانی لاحق ہو گئی ہے کہ مسلمان تو دنیا پر غالب آجائیں گے۔ بہرحال غلبہ تو اسلام کا ہونا ہی ہے اور ہمیں بھی عزت اسلام کی وجہ سے ملے گی، یہ محض افرادی قوت کا مسئلہ نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ﴾

’’اور تقویٰ اختیار کرو اُس اللہ کا جس کا تم ایک دوسرے کو واسطہ دیتے ہو اور رحمی رشتوں کا لحاظ رکھو۔‘‘

رشتوں کے بندھن میں تقویٰ کی اس قدر اہمیت اور ضرورت ہے کہ یہاں ایک مرتبہ پھر اس کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ نکاح کے موقع پر ایک تو ضابطے کی کارروائی ہوتی ہے کہ دو گواہ لڑکے کی طرف سے ہوں گے اور دو گواہ لڑکی کی طرف سے ہوں گے، لڑکی کی طرف سے ایک وکیل

ہوگا۔ ان سارے ضابطوں کے باوجود اصل چیز تقویٰ ہے۔ اگر خدا کا خوف نہ ہو تو یہ سارے ضابطے بھی رشتوں کے تقدس کو برقرار رکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں، نہ گھر بچتے ہیں اور نہ ہی معاشرے سلامت رہتے ہیں۔ اس لیے فرمایا جا رہا ہے کہ جس اللہ کا نام لے کر تم نکاح کا بندھن باندھتے ہو اُسی اللہ کا خوف دل میں رہے گا تو سارے معاملات ٹھیک رہیں گے۔

دوسری بات یہ بیان ہوئی کہ رحمی رشتوں کا لحاظ رکھو۔ یعنی ماں باپ کا ادب کرو، بڑوں کی عزت کرو، چھوٹوں پر شفقت کرو۔ گستاخی، سرکشی اور بغاوت والا رویہ نہیں ہونا چاہیے۔ مگر آج کے پُرفتن دور میں بچے بڑوں کا ادب نہیں کرتے، والدین کی نافرمانی، گستاخی حتیٰ کہ توہین آمیز رویہ بڑھتا جا رہا ہے الا ماشاء اللہ۔ یہاں تک کہ بڑھتا ہوا دجالی فتنہ نوجوانوں سے ''میرا جسم میری مرضی'' جیسے باغیانہ نعرے بھی لگوا رہا ہے۔ یہ ساری بغاوت اور سرکشی اسی وجہ سے ہے کہ اللہ کا خوف دلوں سے جاتا رہا ہے۔ حالانکہ یہ خوفِ خدا ہی تھا جو ہماری معاشرت اور اقدار کو مثالی رکھے ہوئے تھا۔ آج بھی گھروں میں جب جھگڑا ہوتا ہے تو بڑے بوڑھوں کا آخری جملہ یہی ہوتا ہے کہ خدا کے لیے باز آجاؤ، خدا کا خوف کرو، خدا کے واسطے مان جاؤ۔ اگر یہ خوفِ خدا دلوں میں ہوگا تو رشتے بھی مثالی ہوں گے اور معاشرے بھی مثالی ہوں گے ورنہ سب کچھ تلپٹ ہو جائے گا۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

''اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو خواہ چھپاؤ اللہ تم سے اس کا محاسبہ کرلے گا۔ پھر وہ بخش دے گا جس کو چاہے گا اور عذاب دے گا جس کو چاہے گا اور اللہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔'' (البقرہ:284)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤﴾ (الزلزال) ''اُس دن یہ زمین اپنی خبریں کہہ سنائے گی۔''

آگے فرمایا:

''تو جس کسی نے ذرّہ کے ہم وزن بھی کوئی نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرّہ کے ہم وزن کوئی بدی کی ہوگی وہ بھی اُسے دیکھ لے گا۔'' (الزلزال)

آخرت کی اس جوابدہی کا احساس اور خوف دلوں میں ہوگا تو ہمارے سب معاملات درست ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حساب کو آسان فرمائے۔ آمین!

رحمی رشتوں کے حوالے سے ہمارے دین نے بڑی توجہ دلائی ہے۔ بخاری شریف میں ایک حدیث قدسی نقل ہوئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو رحمی رشتوں کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اُس کو (اپنی رحمت کے ساتھ) جوڑے گا۔ جو اُسے توڑے گا میں بھی اُس کو توڑ کر رکھ دوں گا۔

آج ہم اپنے معاشرے میں یہ جملے سنتے ہیں کہ سگے بھائی سے تین سال سے بات نہیں ہوئی، پانچ سال سے چچا نے ہمارے گھر میں قدم نہیں رکھا۔ دو سال سے بہن کی شکل نہیں دیکھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ کا دین تو بندہ مومن کو تین دن سے زیادہ کسی مسلم سے ناراضگی کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اسلام و کفر کا معاملہ ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث بھی بہت معروف ہے: ((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ)) ''جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھے اور اللہ کے لیے بغض رکھے اور اللہ ہی کے لیے کوئی چیز دے اور اللہ ہی کے لیے روکے (نہ دے) تو اس نے ایمان مکمل کرلیا۔''

مسلمان کا رویہ یہ ہو کہ اُس کی ذات دوسروں کے لیے سلامتی اور امن کا باعث بنے۔ ایک اور معروف حدیث میں ذکر ہے کہ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) (بخاری) ''قطع رحمی کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اُس کی عمر میں اضافہ ہو، اُس کے رزق میں اضافہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ یعنی جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا اور اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اُن کے ساتھ بھلا سلوک کرے۔ اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ کی دو احادیث کا حاصل یہ ہے کہ جس نیکی کا اجر اللہ دنیا میں جلد عطا کرتا ہے وہ صلہ رحمی کرنا ہے۔ اس کے برعکس جن گناہوں کی سزا اللہ جلد دنیا میں دیتا ہے ان میں قطع رحمی، ماں باپ کو ستانا، قریبی رشتہ داروں پر ظلم اور ناانصافی کرنا شامل ہے۔

صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کے لیے ضروری نہیں کہ آپ مال ہی خرچ کریں، بلکہ آپ کا اچھا برتاؤ، دُکھ سُکھ میں کام آنا، نیک مشورہ دینا، مشکل میں کام آنا، مسائل کے حل میں تعاون کرنا، تیمارداری کرنا، اللہ سے ان کے حق میں ایمان، صحت، سلامتی اور بخشش کی دعا کرنا بھی صلہ رحمی میں شامل ہے۔ تاہم مالی لحاظ سے جن رحمی رشتوں کی کفالت بندے کے ذمہ ہوتی ہے جیسا کہ ماں باپ، بیوی بچے، دادا دادی، نانا نانی، پوتا پوتی ان کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی کیونکہ ان کی کفالت بندے پر لازم ہے۔ البتہ ان کے علاوہ جو رشتے ہیں، جیسا کہ چچا چچی، ماموں ممانی وغیرہ ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ حدیث میں ذکر ہے کہ رشتہ داروں کی مالی مدد کرنے کا دہرا اجر ہے۔ ایک تو مال دینے کا اجر، دوسرا صلہ رحمی کا اجر۔

ہمارے ہاں عام تصور ہے کہ جو رشتہ دار ہمارے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ نہ صرف قطع تعلق کر لیتے ہیں بلکہ اگر وہ ضرورت مند اور مستحق بھی ہو تو اس کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ جبکہ امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ کسی نے تمہارے ساتھ بھلا سلوک کیا تو تم بھی اُس کے ساتھ بھلا سلوک کرو بلکہ صلہ رحمی تو یہ ہے کہ جو رشتہ دار تمہارے ساتھ بُرا سلوک کرے اس کے ساتھ بھی تم اچھا سلوک کرو۔ یہ اصل امتحان ہے اور اللہ کی جنت سستی نہیں ہے۔ بڑے امتحانوں سے گزرنے کے بعد اللہ کی جنت نصیب ہو سکتی ہے۔ قرآن میں فرمایا:

''اور (دیکھو!) اچھائی اور برائی برابر نہیں ہوتے۔ تم مدافعت کرو بہترین طریقے سے تو (تم دیکھو گے کہ) وہی شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ گویا گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور یہ مقام نہیں حاصل ہو سکتا مگر ان ہی لوگوں کو جو بہت صبر کرتے ہوں اور یہ نہیں دیا جاتا مگر ان ہی کو جو بڑے نصیب والے ہوں۔'' (حم السجدہ:34، 35)

یہ مقام اور مرتبہ ان کو ہی ملتا ہے جن کے کردار، اخلاق اور معاملات اچھے ہوں۔ حضور ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تھی تو ان لمحات میں ام المومنین حضرت خدیجہ ؓ نے آپ ﷺ کی حوصلہ افزائی کے لیے آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہرگز ضائع نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ جو آپ ؐ کو تکلیف پہنچاتا ہے، آپ ﷺ اس کے ساتھ بھی بھلا سلوک کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ذکر آیا کہ ایک قوم کی حرکتیں ایسی ہیں کہ اللہ رحمت کی نگاہ بھی نہ ڈالے مگر اس کے باوجود

اللہ تعالیٰ اُن کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ ان کو اولاد دیتا ہے، رزق عطا کرتا ہے، جانور اور فصلیں عطا کرتا ہے، صرف اس لیے وہ ضرورت مندوں پر خرچ کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صلہ رحمی ایسی نیکی ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی عطا کرتا ہے اور اس کی بدولت انسان کو نعمتیں میسر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شام کے حالات

شام کے حالات ہم سب کے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور امام الانبیاء ﷺ کی احادیث کی روشنی میں ان حالات کا بغور جائزہ لیں۔ اس نقطۂ نظر سے اگر ہم دیکھیں گے تو بہت سی چیزیں واضح ہو جاتی ہیں۔ ایک فوری فائدہ تو یہ ہوا کہ ایک ظالم حکومت کا خاتمہ ہوا۔ 54 سال سے ایک ظالم نصیری علوی خاندان نے شام کی 75 فیصد مسلمان آبادی کو یرغمال بنایا ہوا تھا۔ جیلوں میں اور ٹارچر سیلوں میں مسلمانوں کے ساتھ جو انسانیت سوز مظالم اس حکومت کے دوران روا رکھے گئے اُن کی داستانیں اب کھل کر سامنے آرہی ہیں۔ امریکہ اور دوسری عالمی طاقتیں جو ایسے آمروں کی پشت پناہی کرتی ہیں، اُن کے انسانی حقوق کے دعووں کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آرہی ہے۔ ایسے ایسے مظالم روا رکھے گئے کہ سوچ کر انسان کی روح کانپ اُٹھے۔ بچپن میں کسی کو جیل میں ڈالا اور وہ بوڑھا ہو کر جیل سے نکل رہا ہے۔ ڈرل مشین سے ہڈیوں کے اندر سوراخ کیے گئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فلسطین میں اسرائیل نے مسلمانوں پر جو ظلم کیا ہے اُس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی مگر کم از کم اُس کی کوئی نہ کوئی خبر تو عالم اسلام تک پہنچتی ہے مگر جو ظلم شام میں مسلمانوں پر علوی خاندان نے ڈھائے ہیں اُن کا تو دنیا کو پتا بھی نہیں چلنے دیا گیا۔ امریکہ اور عالمی طاقتیں جمہوریت اور انسانی حقوق کی علمبردار ہونے کا دعویٰ رکھتی ہیں لیکن جہاں مسلمانوں کا معاملہ ہو تو نہ صرف ان پر ایسی ظالم بادشاہتوں کو برداشت کرتی ہیں بلکہ اُن کی مکمل پشت پناہی اور معاونت بھی کرتی ہیں اور جب وہ آمر اُن کے کسی کام کے نہیں رہتے یا مقاصد پورے ہو جاتے ہیں تو پھر وہ بڑے آرام سے ان کو سائیڈ پر کر دیتے ہیں۔ جیسے افغانستان کے اشرف غنی اور شام کے بشار الاسد کو خزانے سمیت محفوظ انخلا کا راستہ دیا گیا۔ اس میں بھی مسلمانوں کے لیے بڑا سبق ہے کہ اسلام دشمن قوتوں کی مدد سے بشار الاسد جیسے ظالم حکمران حکومت میں آتے ہیں، قومی وسائل کو نچوڑتے ہیں، عوام کے پیسے سے عیاشیاں کرتے ہیں اور پھر جب اُن کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو قومی وسائل کو لوٹ کر اپنے ساتھ اسلام دشمن قوتوں کے پاس لے جاتے ہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کی آنکھیں نہ کھلیں تو کتنے نقاب اُترنے کا انتظار ہے جس کے بعد بات ہماری سمجھ میں آئے گی۔

رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں جس شام کا ذکر ہے اس میں فلسطین، غزہ، اردن اور لبنان بھی شامل تھے۔ اس سرزمین کو انبیاء علیہم السلام کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ مستقبل کے اعتبار سے بھی یہ مقام اُمت مسلمہ کے لیے بڑا اہم ہے۔ اسی سرزمین سے اُمت مسلمہ کو سربلندی ملنی ہے اور اللہ کی زمین پر اللہ کا دین غالب ہونا ہے جس کے بارے میں بار بار بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے توجہ دلائی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آخری معرکۂ حق و باطل سجنا ہے۔ اسی سرزمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ تشریف لانا ہے۔ یہ تمام بشارات احادیث میں آئی ہیں۔

عالمی تناظر میں دیکھا جائے تو ایک طرف یوکرائن کا میدانِ جنگ ہے جہاں ایک طرف روس ہے اور دوسری طرف یورپی یونین اور امریکہ ہیں۔ روس بشار الاسد حکومت کو سپورٹ کرتا تھا۔ بشار الاسد حکومت کے جانے سے روس اور ایران کے مفادات پر بھی ضرب لگی ہے۔ اس وجہ سے اسرائیل کو زیادہ موقع مل گیا ہے اور اب وہ کھل کر علاقے میں جارحیت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس نے گریٹر اسرائیل کے ناپاک منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے گولان کی پہاڑیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

شام پر 54 سال سے مسلط یہ خاندان ایک ایسے گروہ سے تعلق رکھتا تھا جو اہل تشیع اور اہل سنت دونوں کے نزدیک مسلمان ہی نہیں ہے۔ آج تک عیسائی رسومات مناتا ہے۔ اس گروہ نے ماضی میں بھی کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر بڑے مظالم ڈھائے ہیں۔ خاص طور پر برطانوی اور فرانسیسی ادوار حکومت میں یہ گروہ اسلام دشمن قوتوں کے مفادات کے لیے سرگرم رہا۔ مسلمانوں، بالخصوص حکمرانوں کو سوچنے کی ضرورت ہے، آخر کب تک ہم دوسروں کے آلۂ کار بن کر اپنے وقتی مفادات کے حصول میں لگے رہیں گے اور اپنی اُمت کے ہی بگاڑ اور نقصان کے درپے رہیں گے۔

کل تک ہمارے حکمران بھی کہتے رہے کہ امریکہ ناراض ہو گیا تو ایسا ہو جائے گا، فلاں ہو جائے گا۔ آج دیکھ لیا سب نے کہ کس طرح اس نے پاکستان کی چار کمپنیوں پر پابندی عائد کر دی کیونکہ یہ کمپنیاں پاکستان کے میزائل ٹیکنالوجی پروگرام کو سپورٹ کر رہی تھیں۔ حالانکہ یہی عالمی طاقتیں بشار الاسد کو مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے کیمیائی ہتھیار تک فراہم کر رہی تھیں۔ آج غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے اسرائیل کو امریکہ سے جہاز بھر بھر اسلحہ آرہا ہے۔ لیکن پاکستان اپنے دفاع میں اگر میزائل ٹیکنالوجی پر کام کر رہا ہے تو وہ اُن کو برداشت نہیں ہو رہا۔ مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک طرف اسرائیل اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف پاکستان پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں۔ حکمرانوں کو بھی یہ بات سمجھ میں آنی چاہیے کہ کب تک امریکہ کی غلامی کرتے رہیں گے۔ اس مملکت خداداد کو ہم نے نظریۂ اسلام کی بنیاد پر حاصل کیا تھا مگر اس نظریہ کو ہم نے پس پشت ڈال دیا جس کی وجہ سے آج ہماری ساری طاقت بے اثر ہو رہی ہے۔ سوویت یونین بھی ایک نظریہ کی بنیاد پر بنا تھا لیکن جب اس نظریہ کو چھوڑ دیا تو کوئی ٹیکنالوجی کام نہیں آئی۔ حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ کس طرح اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کے خلاف آپس میں اتحاد کر رہی ہیں۔ اسرائیل کی مدد امریکہ اور بھارت بھی کر رہے ہیں اور ان کو سب سے بڑا خطرہ اس مملکتِ خداداد پاکستان سے ہے جس کو اللہ نے نظریۂ اسلام بھی عطا کیا اور چھپر پھاڑ کر ایٹمی صلاحیت بھی عطا کی۔ جہاں ایٹمی صلاحیت کی حفاظت ضروری ہے وہاں اپنے نظریہ کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو اور مقتدر طبقات کو یہ بصیرت بھی عطا فرمائے اور ایمانی غیرت کے ساتھ فیصلے کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ رہے ہمارے عوام تو وہ بھی مستقبل کے منظرناموں کو سامنے رکھیں، آج تو دنیا اندھیر نگری ہے مگر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے اس زمین پر اپنے دین کے غلبہ کی بشارت دی ہے کہ بالآخر اسلام پوری دنیا پر غالب ہو کر رہے گا۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ہم اللہ کے دین کے لیے کیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❀❀❀

امریکہ کی پاکستان پر پابندیاں

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

ایوب بیگ مرزا

اسد اللہ غالب کے مصرعہ ’’ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو‘‘ کو راقم نے اپنی تحریر کا عنوان بنایا ہے۔ اس پر گہرائی سے غور کرنے پر غالب کے اس دعویٰ پر ’’آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں‘‘ پر یقین کافی حد تک پختہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ غالب کے زمانے میں تو امریکہ کے نام سے ہندوستان میں شاذ ہی کسی کو شناسائی تھی اور آج جب کہ امریکہ ایسی سپر پاور بن چکا ہے کہ دنیا پر اس کی ہیبت طاری ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز سے جب سے امریکہ ایک سپر پاور بن چکا ہے، اس کی کارکردگی بلکہ صحیح تر الفاظ میں اس کے کرتوتوں سے جو بات سامنے آئی، وہ اب ایک کھلا راز ہے۔ وہ یہ کہ آج اس طاقتور امریکہ کے غضب کا شکار اُس کے دشمن کم اور دوست زیادہ ہوتے ہیں۔

پاکستان پون صدی سے دوستی کے نام پر امریکہ کی چاکری کر رہا ہے لیکن ہر مشکل وقت میں امریکہ نے پاکستان کی پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگیں ہوں یا دہشت گردی کے خلاف پاکستان صف آرا ہو، امریکہ پاکستان کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنے مقاصد حاصل کر کے ایک طرف ہو جاتا ہے اور پاکستان کو دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس پر یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ خسارے کے اس سودے میں اصل قصور کس کا ہے؟ جب امریکہ پاکستان کو استعمال کر رہا ہوتا ہے تو ریاست پاکستان بھی تو امریکہ سے بہت سے فوائد حاصل کر لیتی ہے۔ راقم کا جواب یہ ہے کہ امریکہ سے اصل فائدے تو سیاسی اور عسکری پنڈتوں نے حاصل کیے اور اندرونی و بیرونی سطح پر بڑی بڑی جائیدادیں کھڑی کر لیں۔ البتہ یہ اعتراف بھی حق گوئی کا تقاضا ہے کہ وقتاً فوقتاً امریکہ کی ضرورتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ریاست پاکستان بھی پہلی اسلامی ایٹمی مملکت بننے میں کامیاب ہوگئی۔ پھر یہ کہ میزائل ٹیکنالوجی میں بھی حیرت انگیز ترقی کر لی حالانکہ بنیادی طور پر پاکستان سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے ایک پسماندہ ملک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی ایٹمی اور میزائل ٹیکنالوجی میں پیش رفت سے آنکھیں چرائے بغیر امریکہ کے لیے نہ یہ ممکن تھا کہ وہ سوویت یونین کو شکست و ریخت سے دوچار کر سکتا اور نہ ہی سپریم پاور آف دی ورلڈ بن کر نیو ورلڈ آرڈر کے قیام کا اعلان کر سکتا۔ اس کے باوجود وہ اپنی اُنگلیاں چباتا ہے کہ وہ پاکستان کو ایٹمی قوت بننے سے کیوں نہ روک سکا اور اب صبح و شام اُس کی سوچ یہ ہے کہ کیا رویہ اور طرزِ عمل اختیار کیا جائے کہ جو ریاست ہماری پون صدی سے چاکری کر رہی ہے، اُسے ایٹمی صلاحیت اور جدید میزائل ٹیکنالوجی سے کیسے محروم کیا جائے۔

امریکہ ایک عرصہ سے پاکستان کو سفارتی ذرائع سے اور دو طرفہ اعلیٰ ذمہ داران میں رابطے کے ذریعے پاکستان کی میزائل کی رینج کے بارے میں تشویش کا اظہار کر رہا تھا، لیکن بھارت جو اس حوالے سے بھی پاکستان سے آگے ہے اُس سے صرفِ نظر کر رہا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ سپر پاور امریکہ بھارت کے آگے بھیگی بلی بن جاتا ہے۔ اب امریکہ نے پاکستان کے خلاف پابندیاں عائد کر کے درحقیقت پاکستان کو یہ اعلانیہ طور پر پیغام دیا ہے کہ وہ زمانہ گیا جب امریکہ پاک بھارت طاقت کے توازن کو کسی نہ کسی طرح قائم رکھنے میں سنجیدہ تھا۔ اب وہ بھارت کو پاکستان کے حوالے سے نہیں بلکہ چین کے حوالے سے دیکھتا ہے۔ اُس کا اصل حریف اس وقت چین ہے۔ وہ ایک طرف Quad بنا کر چین کا بحری محاصرہ کرنا چاہتا ہے اور دوسری طرف بھارت کو اتنا طاقتور بنانا چاہتا ہے کہ وہ چین کے راستے کی دیوار بن سکے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ امریکہ پاکستان کو مکمل طور پر نظرانداز کر سکتا ہے۔ امریکہ کی سنٹرل کمانڈ میں پاکستان ایک انتہائی اہم ملک ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی کمزور معاشی حالت اور اندرونِ ملک سیاسی ابتری اور محاذ آرائی نے پاکستان کی پوزیشن اتنی کمزور کر دی ہے کہ امریکہ سمجھتا ہے کہ کیرٹ کی ضرورت نہیں رہی۔ امریکہ اب پاکستان کو صرف سٹک کے زور پر ہی ہانک سکتا ہے اور اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے قارئین کو بتاتے چلیں کہ امریکہ نے پاکستان کے حوالے سے کیا پابندیاں لگائی ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے 18 دسمبر کو ایک اعلامیے میں جوہری ہتھیاروں سے لیس پاکستان کے لانگ رینج بیلسٹک میزائل پروگرام سے متعلق نئی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا تھا، جس میں پروگرام کی نگرانی کرنے والی سرکاری دفاعی ایجنسی نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس کے علاوہ ایفلیٹس انٹرنیشنل، اختر اینڈ سنز اور روک سائیڈ انٹرپرائز نامی تین نجی تجارتی ادارے شامل ہیں۔ پاکستان کی سرکاری دفاعی ایجنسی نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس وزارت دفاع کے زیرِ انتظام ایک ادارہ ہے جو ملک کے میزائل ڈویلپمنٹ پروگراموں کا مرکز ہے۔ امریکہ کی جانب سے پاکستانی اداروں پر حالیہ پابندیاں ایگزیکٹو آرڈر 13382 کے تحت لگائی گئی ہیں، جس میں ایسے افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے، جو ہتھیاروں اور ان کی ترسیلی ذرائع کے پھیلاؤ میں ملوث ہوں۔ یہ ادارے جو بنیادی طور پر اسلام آباد اور کراچی میں واقع ہیں، پر الزام ہے کہ انہوں نے پاکستان کے میزائل پروگرام کے لیے خصوصی آلات اور مواد کی فراہمی میں کردار ادا کیا ہے۔

امریکہ کا دعویٰ ہے کہ این ڈی سی نے میزائل لانچنگ سپورٹ اور ٹیسٹنگ آلات کے لیے خصوصی گاڑیوں کے چیسز حاصل کیے ہیں۔ اختر اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ پر این ڈی سی کو مختلف قسم کا سامان فراہم کرنے اور میزائل پروگرام میں مدد دینے کا الزام ہے۔ ایفیلیٹس انٹرنیشنل پر این ڈی سی اور دیگر اداروں کے لیے میزائل سے متعلق اجزاء کی خریداری میں معاونت کا الزام ہے۔ راک سائیڈ انٹرپرائز پر پاکستان کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل پروگرام کے لیے اہم آلات فراہم کرنے کا الزام ہے۔

راقم کی رائے میں امریکہ پاکستان پر پہلے بھی پابندیاں لگاتا رہا ہے لیکن ان پابندیوں کے باوجود پاکستان آگے بڑھتا رہا ہے اور ماضی میں یہ پابندیاں پاکستان کو بہت زیادہ متاثر نہ کر سکیں۔ اس لیے بھی کہ اس خطے میں

کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ بلکہ واقعات رونما ہو جاتے تھے کہ امریکی حکومتوں کو اپنی لگائی ہوئی پابندیاں خود ہی روندنا پڑ جاتی تھیں۔ مثلاً سوویت یونین افغانستان پر حملہ آور ہوا تو وہ پاکستان جسے بھارت سے دو جنگیں لڑنے کی وجہ سے امریکی پابندیوں کا سامنا تھا وہ امریکہ کا لاڈلا بن گیا۔ گویا ایک وہ وقت تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کی کوشش اور پیش رفت پر پہلے اقتدار سے رخصت کروایا، پھر پھانسی چڑھوا دیا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ امریکی انتظامیہ اپنے صدر کو جھوٹے سرٹیفکیٹ پیش کرتی رہی کہ پاکستان ایٹمی صلاحت حاصل کرنے کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں کر رہا تاکہ پاکستان کی امداد میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور پاکستان ہماری آشیر باد اور جنگی وسائل کے حوالہ سے سوویت یونین کو شکستِ فاش سے دوچار کرنے میں مصروف رہے جبکہ اصل صورتِ حال یہ تھی کہ پاکستان امریکہ کی افغانستان میں مصروفیت اور الجھاؤ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایٹمی صلاحیت کے حوالے سے پیش رفت کرتے ہوئے ریڈ لائن کراس کر چکا تھا اور ضیاء دور میں ہی پاکستان نے Cold Test کر لیا تھا، جس کے بعد باقاعدہ برسرزمین ایٹمی تجربہ کرنے کو آپ ایک رسمی کارروائی کہہ سکتے ہیں۔

اسرائیل کی مثال کو سامنے رکھیں، اُس نے آج تک ایک ایٹمی تجربہ نہیں کیا لیکن ساری دنیا جانتی ہے کہ اسرائیل ایک باقاعدہ ایٹمی قوت ہے۔ پھر جب سوویت یونین مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھا کر، جس میں امریکہ نے مجاہدین کی بھرپور مدد کی تھی، ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو پاکستان کو اِس جنگ کے منفی بلکہ خطرناک اثرات سے نمٹنے کے لیے امریکہ اکیلا چھوڑ گیا۔ اسرائیل کا ذکر آ ہی گیا ہے تو یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ بشار الاسد کا تختہ اُلٹنے کے بعد ایران، روس اور چین کو جو زبردست دھچکا لگا ہے اور امریکہ، اسرائیل اور مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ حامی مسلمان ریاستوں کو جو فتح حاصل ہوئی ہے، اِس صورتِ حال نے اسرائیل کا گریٹر اسرائیل کی طرف بڑھنے میں مشکلات کو کافی حد تک کم کر دیا ہے۔ اب ایران کو اپنی سلامتی کی فکر لاحق ہو جائے گی۔ ایران کی طرف سے ایسے بیانات آنے شروع ہو گئے ہیں کہ وہ شام کے حوالے سے سمجھوتے کے لیے تیار ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اب ایران اپنی سرحدوں سے باہر کی دنیا میں دلچسپی اگر ختم نہیں تو کم ضرور کر دے گا۔ اسرائیل کے لیے ایران سے نمٹنا خاص طور پر جب امریکہ پشت پر ہوگا تو کوئی مشکل نہیں ہوگا۔ لہٰذا اسرائیل کے ناپاک عزائم کی تکمیل میں حائل ہونے کے لیے صرف ایٹمی پاکستان رہ جائے گا جس کے پاس نہ صرف میزائل کا پورا نظام ہے بلکہ ایک پروفیشنل فوج بھی موجود ہے۔ لہٰذا یہ پابندیاں پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنے کی تیاریوں کی ابتدا ہے۔ لہٰذا یہ مضحکہ خیز الزام لگایا گیا ہے بلکہ یہ ایک لطیفہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی میزائل وائٹ ہاؤس کے لیے خطرہ بن رہے ہیں۔ پاکستانی شاہین میزائل III 2750 کلومیٹر تک جا سکتا ہے جبکہ امریکہ پاکستان سے ساڑھے بارہ ہزار (12500) کلومیٹر دور ہے۔ اس الزام کو سمجھنے کے لیے آپ کو Wolf and the Lamb والی کہانی کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا۔ کاش! اِس وقت پاکستان میں ایک مقبول عوامی مینڈیٹ کی حامل حکومت ہوتی جو اپنی فوج کے ساتھ مکمل طور پر ایک پیج پر ہوتی تاکہ عوام اور فوج مل کر طاقتور دشمن کا مقابلہ کر سکتے۔ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو پاکستان کے ایٹمی ملک بننے سے روکنے میں جو ناکامی ہوئی ہے، وہ ناکامی اسرائیل کے راستے کا پتھر بن گئی ہے۔ لہٰذا وہ اب اِس کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ ان مشکل اور پیچیدہ حالات کا مقابلہ صرف پاکستان کی فوج اور عوام مل کر کے سکتے ہیں لہٰذا اس وقت فوج اور عوام میں نظر آتی دوریاں تباہ کن ثابت ہو سکتی ہیں۔ ❁❁❁

پریس ریلیز 27 دسمبر 2024ء

پنجاب اسمبلی کا اپنی ہی تنخواہوں اور مراعات میں ہوش رُبا اضافہ کا بل منظور کرنا انتہائی شرمناک ہے

شجاع الدین شیخ

پنجاب اسمبلی کا اپنی ہی تنخواہوں اور مراعات میں ہوش رُبا اضافہ کا بل منظور کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسے غریب ملک جس کی عوام مہنگائی کے پہاڑ تلے دبی ہوئی ہے، جہاں آبادی کی اکثریت دو وقت کی روٹی اور دیگر ضروریاتِ زندگی کو ترس رہی ہے، جس کا وزیر اعظم کشکول اٹھائے دنیا بھر میں پھرتا ہے اور جو ملک انتہائی کڑی اور ملکی مفاد کے خلاف شرائط پر سودی قرضہ حاصل کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے سامنے ناک رگڑتا ہے اس کے سب سے بڑے صوبے کے اراکینِ اسمبلی کا اپنی تنخواہوں اور مراعات میں مختلف سطحوں پر 100، 200، 300، 700 اور 1000 فیصد تک جو کہ اوسطاً 526 فیصد بنتا ہے اُس کے اضافہ کا بل منظور کر لینا ظلم اور بے حمیتی کی انتہا ہے۔ اس سے بڑھ کر المیہ کیا ہو سکتا ہے کہ ملک کی اشرافیہ اپنے مفادات کے تحفظ اور ذاتی دولت میں اضافہ کے لیے عوام کے ٹیکسوں پر مشتمل قومی خزانے کو پانی کی طرح بہاتی ہے۔ لیکن جب اسی اشرافیہ کو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کی طرف متوجہ کیا جائے تو خزانہ خالی ہونے کے بہانے تراشے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چند برس قبل اقوامِ متحدہ کے ایک ذیلی ادارے یو این ڈی پی نے انکشاف کیا تھا کہ اشرافیہ کو دی جانے والی مراعات کی مد میں پاکستان ہر سال تقریباً 18 ارب ڈالر خرچ کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی اشرافیہ گزشتہ 77 سالوں سے پاکستان میں لوٹ کھسوٹ اور کرپشن کا بازار گرم کیے ہوئے ہے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ایسے گھناؤنے قومی جرائم میں ملوث افراد کو قانون کی گرفت میں لانے کی بجائے انہیں مزید کرپشن کی کھلی چھوٹ دے دی جاتی ہے۔ دوسری طرف 28 اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف فیصلہ ہنوز شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھ کر معیشت کو سدھارنے کے دعوے کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ امیر تنظیم نے مطالبہ کیا کہ حکومتِ پنجاب اراکینِ اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کے اس بل کو فی الفور واپس لے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سود، کرپشن، اقرباء پروری اور جاگیرداروں و سرمایہ داروں کے مفادات پر مبنی باطل نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ باطل نظام کے خاتمے اور عوام کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم اور نافذ کیا جائے تاکہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

77 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ امریکہ پر انحصار کرتے کرتے پاکستان بنانا ریپبلک (Banana Republic) بن چکا ہے: رضاء الحق

پاکستان پر حالیہ امریکی پابندیوں کی بنیادی وجہ امریکہ کی چین گھیراؤ پالیسی ہے: بریگیڈیئر (ر) رفعت صابر

پاکستان پر امریکی پابندیاں اُس بڑی جنگ کا حصہ ہیں جس کو مذہب کے نام پر دنیا پر مسلط کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

میزبان: وسیم احمد

”4 پاکستانی کمپنیوں پر امریکی پابندی“ کے موضوع پر پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

سوال: نئے امریکی صدر کے اقتدار سنبھالنے سے ٹھیک ایک ماہ قبل پاکستان کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو ہدف بناتے ہوئے امریکہ نے ایک سرکاری اور تین نجی کمپنیوں پر پابندی عائد کردی ہے؟ امریکہ نے کس جواز کی بنیاد پر یہ پابندیاں لگائیں؟

رضاء الحق: اصل میں پاکستان اپنی 77 سالہ تاریخ میں امریکہ پر انحصار کرتے کرتے ایک بنانا ریپبلک بن چکا ہے۔ بنانا ری پبلک کی بھی ایک تاریخ ہے۔ 1904ء میں دو لاطینی امریکن سٹیٹس گوئٹے مالا اور ہانڈیورس کی پوری معیشت کا انحصار کیلے (بنانا) کی کاشت پر تھا۔ امریکی سرمایہ داروں نے وہاں آکر کیلے کی ساری فصلیں خرید لیں اور اس شعبے سے منسلک تقریباً 200 اہم حکومتی شخصیات کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ یوں وہ دونوں ریاستیں بنانا ریپبلک بن کر رہ گئیں، ان کی تمام پالیسیز اور کاروبارِ حکومت کا انحصار اب امریکی ڈکٹیشن پر تھا۔ اسی طرح پاکستان کی اکانومی کا انحصار اس وقت مکمل طور پر آئی ایم ایف پر ہے جس کے ہم اس وقت کم و بیش 130 ارب ڈالرز کے مقروض ہیں، اس وجہ سے ہمیں ان کی شرائط ماننا پڑتی ہیں، پھر ایف اے ٹی ایف کا شکنجہ بھی ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہماری اشرافیہ میں اکثریت چاہے وہ اسمبلیوں میں ہو، بیوروکریسی میں ہو، عدلیہ میں ہو یا ملٹری اسٹیبلشمنٹ میں ہو وہ کالونیل دور میں انگریزوں کے گھوڑے پالنے اور کتے نہلانے والوں کی نسلوں پر مشتمل ہے جو کالونیل دور سے ہی انگریزوں کے وفادار رہے ہیں اور آج تک ان کی پالیسی اور ڈکٹیشن پر نظام حکومت چلا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ جن مغربی طاقتوں پر ہمارا انحصار ہے وہ ہم سے اپنی شرائط منوائیں گی اور اگر ہم کبھی مزاحمت کریں گے تو پھر ہم پر کسی نہ کسی حوالے سے پابندیاں لگیں گی۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ کوئی پہلا واقعہ ہرگز نہیں ہے۔ جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو اسرائیل اور بھارت امریکہ کے فطری اتحادی ہیں۔ ظاہر ہے کہ امریکہ نے اُن کے مفادات کا ہر صورت میں تحفظ

مرتب: محمد رفیق چودھری

کرنا ہے۔ ایسی پابندیوں سے بچنے کا واحد حل یہی ہے کہ ہماری حکومت خود انحصاری کی راہ تلاش کرے اور امریکہ پر انحصار کم سے کم کردے۔ چائنا اور روس سے اپنے روابط بڑھائے۔ اپنی معیشت کو بہتر کرے تو ان مسائل سے نکلا جا سکتا ہے۔

سوال: پاکستان نے حال ہی میں 2200 کلومیٹر تک کی رینج کے حامل ابابیل میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کی میزائل ٹیکنالوجی سے تعلق کی بنیاد پر جن چار پاکستانی کمپنیوں پر امریکہ نے پابندیاں عائد کی ہیں اس کی بنیادی وجہ ابابیل میزائل کا کامیاب تجربہ ہے کیونکہ اس کی رینج میں بھارت کے وہ ایٹمی اڈے بھی آگئے ہیں جو انڈیمان اور نکوبار کے جزائر پر موجود ہیں اور ان پابندیوں کے پیچھے بھارتی لابی کا ہاتھ ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے؟

بریگیڈیئر (ر) رفعت صابر: جہاں تک پابندیوں کا تعلق ہے تو یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا۔ اس سے پہلے بھی امریکہ اس طرح کی پابندیاں لگاتا رہا ہے۔ 2018ء میں کاسٹا کے حوالے سے پابندیاں لگائی گئیں جب آپ نے اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے روس سے دفاعی ہتھیار لینے کی کوشش کی۔ اس کے بعد جب آپ نے چین سے جے 35 سپرسونک طیارے خریدنے کی جسارت کی تو اس وقت بھی امریکہ نے پابندی لگائی۔ جہاں تک بھارت کے ایٹمی اڈوں کا تعلق ہے تو وہ پاکستان کے کسی بھی میزائل کی رینج میں فی الحال نہیں آرہے۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اس وجہ سے پابندیاں لگی ہیں۔ تاہم بھارتی لابی کا ہاتھ ضرور ہو سکتا ہے کیونکہ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے اور امریکہ کا اتحادی ہے۔ اسی طرح اسرائیل بھی امریکہ کا اتحادی ہے لیکن پاکستان کی حکومت نے اقوام متحدہ یا او آئی سی کی سطح پر اسرائیل کے خلاف کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھایا کہ جس سے اسرائیل کی بہت زیادہ مخالفت ظاہر ہوتی ہو۔ امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایک پالیسی ہے کہ وہ سب سے پہلے امریکی مفادات کو فوکس کرتے ہیں جس میں چین کا گھیراؤ بھی شامل ہے۔

سوال: امریکہ خود تو ایٹمی ہتھیاروں کے ناجائز استعمال کا مرتکب بھی ہو چکا ہے اور ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ میں بھی ملوث رہا ہے، اس حوالے سے اسرائیل اور یوکرین کی کھل کر مدد کر رہا ہے۔ جبکہ پاکستان نے جب سے ایٹمی دھماکے کیے ہیں اس کے بعد سے اب تک ایٹمی عدم پھیلاؤ

کے قوانین اور ضوابط پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان کی میزائل ٹیکنالوجی کو ہدف بناتے ہوئے پابندیاں عائد کرنا امریکہ کی شیطانی پالیسی نہیں ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: قوانین ہمیشہ کمزوروں کے لیے ہوتے ہیں۔ خود طاقتور جب چاہیں ان قوانین کو روند ڈالیں۔ آپ دیکھ لیجیے! اقوام متحدہ میں، عالمی عدالت انصاف میں یا کسی بھی عالمی فورم پر عالم اسلام یا پاکستان کی کبھی کوئی بات سنی گئی ہے؟ کہیں سے بھی انصاف ملا ہے؟ ثابت ہوا کہ یہ تمام فورمز اور قوانین کچھ خاص ممالک کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں۔ آپ کمزور ہیں صرف اس لیے ان کی ہر بات مان رہے ہیں۔ ان عالمی اداروں کے دُہرے معیار کی وجہ سے اُن کی حقیقت آہستہ آہستہ کھل کر سامنے آرہی ہے اور اسی وجہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ 2030ء تک ان میں سے کئی ادارے موجود نہیں ہوں گے۔ جہاں تک پابندیوں کا تعلق ہے تو یہ عالم کفر کی عالم اسلام کے خلاف جنگ کا حصہ ہیں۔ آپ اس کو کوئی بھی نام دے لیں لیکن میرے نزدیک یہ دراصل مذہب کی جنگ ہے۔ امام الانبیاء ﷺ نے بہت واضح دوقومی نظریہ دیا تھا کہ ایک طرف الکفر ملت واحدہ ہے اور دوسری طرف مسلمان ہیں۔ آج آپ دیکھ لیں کفر کی تمام طاقتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکی ہیں۔ ہمارے دانشور سمجھتے ہیں کہ روس اور چین کے بلاک میں چلے جائیں گے تو شاید وہ ہمارے دوست بن جائیں گے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دنیا میں اس وقت جہاں عالمی صہیونی حکومت کی بات ہو رہی ہے وہیں پر عالمی کمیونسٹ اور سوشلسٹ حکومت کی بھی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ یہ دو انتہاؤں کی جنگ ہے اور ان دو انتہاؤں کی جنگ میں وہ ہمیں استعمال کرنا چاہ رہے ہیں کیونکہ ہم ان پر انحصار کر رہے ہیں۔ جہاں تک ہمارے ایٹمی اثاثوں کا تعلق ہے تو اس کو انڈیا، اسرائیل، امریکہ سب اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہیں اور چین اور روس بھی اس کو اس وقت تک ہی برداشت کریں گے جب تک اپنے لیے خطرہ نہیں سمجھیں گے۔

سوال: پاکستان پر حالیہ امریکی پابندیوں کے حوالے سے امریکہ کے ڈپٹی نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر نے بڑا سخت بیان دیا ہے کہ پاکستان امریکہ کے لیے ابھرتا ہوا خطرہ ہے۔ آپ اس بیان کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

رضاء الحق: موجودہ امریکن ڈپٹی نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر کے علاوہ ٹرمپ کے ایک بڑے قریبی ساتھی نے بھی ایسا ہی بیان دیا ہے۔ امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پالیسی میں سب سے پہلے امریکہ ہے اور چائنہ اور روس امریکہ کے لیے اصل خطرہ ہیں۔ 2003ء میں جارج ڈبلیو بش نے بھی ایک بیان دیا تھا کہ ہم اتنے نادان نہیں ہیں کہ اُبھرتے ہوئے بھارت کو مستقبل میں اپنے لیے خطرہ نہ سمجھیں۔ لیکن اس وقت امریکی پالیسی سازوں کے ذہن میں بھی شاید نہیں تھا کہ چین اتنی جلدی ترقی کر جائے گا اس وجہ سے انہوں نے چین کو نظر انداز کیا۔ مگر

> **عالمی اداروں کا دُہرا معیار کھل کر سامنے آرہا ہے اور 2030ء تک ان میں سے کئی ادارے باقی نہیں رہیں گے۔**

آج چین بھی سب سے بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ امریکہ کو براہ راست تو کوئی خطرہ نہیں ہے کہ مین لینڈ پر کوئی حملہ کرے تاہم دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے مفادات کو ضرور خطرات لاحق ہیں۔ پاک چائنا دوستی کی وجہ سے بھی امریکہ نہیں چاہتا کہ پاکستان اتنا مضبوط ہو جائے۔ پھر یہ کہ امریکہ کی معیشت کا زیادہ دارومدار جنگوں پر ہے جس کی وجہ سے اس کا اسلحہ فروخت ہوتا ہے۔ تاہم ہمیں ایسی پابندیوں کا سامنا رہے گا جب تک ہم خود اپنے ملک کی پالیسی واضح نہیں کرتے کہ ہم نے ملک کو کس طرح چلانا ہے، معیشت کو کس طرح درست کرنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم مادی آنکھ سے ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں، جبکہ وحی کی روشنی میں ہم اگر دیکھیں تو قیامت سے قبل کل روئے ارضی پر اسلام بطور دین نافذ اور قائم ہو کر رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ احادیث میں بھی بہت واضح انداز میں اس حوالے سے بشارتیں موجود ہیں کہ اس سے قبل بہت سی جنگیں ہوں گی جن میں ایک بڑی جنگ بھی شامل ہے جسے احادیث میں الملحمۃ العظمیٰ قرار دیا گیا ہے۔ ان جنگوں میں مسلمانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ خاص طور پر عربوں کی تباہی کا ذکر ہے لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہی کامیاب ہوگا اور کفار کے بنائے ہوئے تمام منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ ان شاء اللہ

سوال: صہیونی قوتیں امریکہ کی مکمل آشیر باد سے مشرق وسطیٰ میں گریٹر اسرائیل کے منصوبہ کی طرف پیش رفت کر رہی ہیں۔ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے گریٹر پلان کے حوالے سے بہت پہلے ہمیں آگاہ فرما دیا ہے۔ ان دونوں پلانز کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

بریگیڈیئر (ر) رفعت صابر: ایک اللہ کا پلان ہے اور اس کے مقابلے میں ایک نہیں بلکہ دو گریٹر پلان ہیں۔ ایک گریٹر اسرائیل کا پلان ہے، دوسرا گریٹر ایران کا پلان ہے۔ سب سے پہلے آپ گریٹر ایران پلان کو دیکھئے۔ وہ یمن سے شروع ہوتا ہے، شام، عراق، لبنان اور ایران تک پھیلا ہوا ہے۔ اب شام اس پلان میں سے اگر نکل گیا تو یہ مکمل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ سے ایران کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے بارے میں تورات (اولڈ ٹیسٹامنٹ) کی چاروں کتابوں میں ذکر ہے۔ پہلی کتاب پیدائش میں لکھا ہے کہ مصر اور عراق کے درمیان کی سرزمین مقدس ہے۔ دوسری کتاب خروج اور تیسری کتاب گنتی میں بھی شام، لبنان اور فلسطین کو مقدس اور وعدے کی سرزمین کہا گیا ہے۔ چوتھی کتاب میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا جو پلان ہے جس کو اللہ کے آخری نبی ﷺ نے اپنی احادیث میں واضح کیا ہے اس کے مطابق شام مسلمانوں کی مقدس سرزمین ہے۔ احادیث میں جس شام کا ذکر ہے اس میں موجودہ شام، فلسطین، لبنان اور کچھ علاقہ ترکیہ کا شامل ہے۔ اسی خطے میں دجال آئے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ احادیث میں امت کی ان افواج کے لیے خوشخبری ہے جو شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی کے لشکر میں شامل ہو کر لڑ رہی ہوں گی۔ اسی علاقے میں بڑی جنگ کا تذکرہ بھی ہے۔ مشرق میں خراسان سے بھی فوجیں جا کر امام مہدی کے لشکر میں شامل ہوں گی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ خراسان میں افغانستان، ایران کا ایک صوبہ اور پاکستان کا شمالی علاقہ شامل ہے۔ اس میں وسطی ایشیاء کے ممالک کو بھی اضافہ کر لیجیے۔

سوال: عالم عرب کے حوالے سے جو احادیث ہمیں ملتی ہیں کیا ان پر عالم عرب کے موجودہ حالات کو منطبق کیا جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: سب سے پہلے میں کچھ ضمنی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک سوال اٹھایا

گیا ہے کہ اگر یہودی پوری دنیا پر قبضہ کر بھی لیتے ہیں تو کیا وہ تعداد میں اتنے ہیں کہ پوری دنیا کا نظام چلا لیں گے۔ اس حوالے سے پہلی بات یہ ہے کہ ان کے مذہبی لٹریچر کے مطابق غیر یہودی جینٹائل اور گوئم ہیں جو یہودیوں کے لیے غلام کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ سارے ان کے مفادات کے لیے کام کریں گے جیسے غلام کام کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ جس نے یروشلم پر حکومت کی ہے اُس نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے۔ آپ دیکھئے کہ سیدنا فاروق اعظم ؓ سے پہلے یروشلم کا انتظام سلطنت روم کے پاس تھا اور وہ پوری دنیا میں سپر پاور مانی جاتی تھی۔ پھر بیت المقدس کی چابیاں فاروق اعظم ؓ کو ملتی ہیں اور اسلامی سلطنت دنیا میں سپر پاور بن گئی۔ پھر 1098ء میں ہماری غلطیوں کی وجہ سے یروشلم صلیبیوں کے پاس چلا گیا اور 1186ء تک ان کے پاس رہا۔ اس دوران امت مسلمہ کی حالت کسی بھی لحاظ سے مضبوط نہ تھی۔ پھر صلاح الدین ایوبیؒ نے یروشلم کو امت کو واپس دلوایا تو ایک بار پھر امت مسلمہ کو عروج حاصل ہوا اور مزید 800 سال تک دنیا کی حکمرانی مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد ایک بار پھر جب یروشلم مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا تو اس کے بعد سے لے کر اب تک دنیا میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ دوسری طرف دنیا کو کون لیڈ کر رہا ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ اقبال نے بہتر وضاحت کی تھی

فرنگ کی رگ جاں پنجۂ یہود میں ہے

یہودی اسی لیے اس خطے میں گریٹر اسرائیل بنانا چاہتے ہیں تاکہ پوری دنیا پر حکومت کر سکیں۔ سامنے جو نظر آ رہا ہے وہ یہی ہے کہ عرب عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے ہیں، نیوم سٹی بن رہا ہے، ابراہم ایکارڈز کی باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن اندرون خانہ انہیں بھی اس بات کا علم ہے کہ امریکہ کبھی ان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوگا بلکہ وہ اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب پاکستان ایٹمی طاقت بنا تو سب سے زیادہ خوشی عربوں کو ہوئی تھی اور انہوں نے ہمارے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان کیا تھا۔ احادیث میں جن جنگوں کا ذکر ہے ان کا آغاز ہو چکا ہے۔

سوال: شام کے اندر جو حالیہ تبدیلی آئی ہے اس کی وجہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں گریٹر ایران منصوبے کو تھوڑی سی پسپائی اختیار کرنا پڑی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں گریٹر اسرائیل منصوبے کو تقویت ملی ہے؟

رضاء الحق: گریٹر ایران کا منصوبہ تو دفن ہو چکا ہے۔ تاریخی لحاظ سے بھی آپ دیکھیں تو رومن ایمپائر ہمیشہ پرشین ایمپائر پر حاوی رہی ہے۔ اس کے بعد جب خلافت اسلامیہ قائم ہوئی تو وہ تین براعظموں تک پھیل گئی اور اس کے بعد رومن اور پرشین ایمپائر زمانہ ماضی بن گئیں۔ جہاں تک گریٹر اسرائیل کا تعلق ہے تو اس کا ذکر یہودیوں کی مذہبی کتابوں میں ہے۔ اسرائیل کے جھنڈے پر بھی جو دو لائنیں ہیں جو دریائے نیل اور دریائے فرات کی عکاسی کرتی ہیں اور ان دونوں دریاؤں کے درمیانی علاقے کو وہ گریٹر اسرائیل قرار دیتے ہیں۔

یہودی اس لیے مشرق وسطیٰ میں گریٹر اسرائیل بنا رہے ہیں تاکہ پوری دنیا پر حکومت کر سکیں۔

اسرائیلی پارلیمنٹ کے ماتھے پر بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ گریٹر اسرائیل دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک ہے۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد جب یہودیوں نے جشن منایا تھا، اس میں تقریر کرتے ہوئے اس وقت کے اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے کہا تھا کہ عربوں سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے، ہمارے لیے اصل خطرہ پاکستان ہے کیونکہ وہ ایک نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ اسرائیل کے وزیر خزانہ سموٹرچ نے پیرس میں ایک کانفرنس کے دوران گریٹر اسرائیل کے نقشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سارے علاقے کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اس پر اُردن نے باقاعدہ احتجاج بھی کیا تھا۔ بہرحال ایک پلان اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ پورا ہو کر رہنا ہے۔ اسی علاقے میں دجالی فورسز اور مسلم فورسز کی جنگ ہوگی اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا قتل ہوگا۔ مسجد اقصیٰ کو گرا کر تھرڈ ٹمپل بنانا بھی صہیونی منصوبے میں شامل ہے کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ اس کے بعد ان کا مسایاح آئے گا جس کو ہم دجال کہتے ہیں۔

سوال: اس وقت پوری دنیا میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان میں مسلمانانِ پاکستان کا ڈیوائن رول آپ کے نزدیک کیا ہے؟

رضاء الحق: مسلمانانِ پاکستان کے لیے کرنے کے کام ایک تو انفرادی سطح پر ہے جیسا کہ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بہت واضح کیا ہے کہ ہم پہلے اپنی ذات پر اسلام کو نافذ کریں، اس کے بعد اپنے گھر میں جہاں مرد قوام ہے، وہاں مقدور بھر شریعت نافذ کریں، الاقرب فالاقرب کے اصول کے تحت دعوت دین کا کام کریں۔ پھر اجتماعی سطح پر جہاں تک ہمارا اختیار ہے اسلام کو نافذ کرنے کی جدوجہد کریں۔ اپنے گھر میں، اپنے آفس میں، عدالت میں، سیاست میں، معاشرت میں، معیشت میں اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی اسلام کو نافذ کرنے کی عملی جدوجہد کریں۔ اس حوالے سے ہم سب نے روز قیامت جوابدہ ہونا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت 2022ء میں سود کے خلاف فیصلہ دے چکی ہے لیکن پاکستان کی کسی بھی دوسری عدالت کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہیں ہوتا کہ اپیل دائر ہوتے ہی کسی فیصلے پر حکم امتناع جاری ہو جائے۔ لیکن وفاقی شرعی عدالت کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں سودی نظام کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دے رہا ہے۔ اب ایک طرف ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ بھی جاری رکھیں اور دوسری طرف یہ سوچیں کہ ہمارا ڈیوائن رول ہوگا تو یہ ہماری حماقت ہے۔ ڈیوائن رول کے لیے ہمیں پہلے خود اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا اور جس نظریہ کی بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا تھا اس کے نفاذ کو عملی جامہ پہنانا پڑے گا۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ مسلم لیگ کا مقبول ترین نعرہ تھا اور اس کے ساتھ محمد الرسول اللہ ﷺ بھی جوڑ دیں تو اس کے مطابق ملک کا معاشی، معاشرتی، سیاسی نظام استوار کرنا ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیں حاصل ہوگی اور ہم باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوں گے۔ ان شاءاللہ۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: نائب ناظم نشر و اشاعت اور ریسرچ سکالر تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف دانشور اور موٹیویشنل سپیکر

3۔ بریگیڈیئر (ر) رفعت صابر: دفاعی تجزیہ نگار

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2024ء

مرتب: خالد نجیب خان

سال 2024ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال عیدین اور سالانہ اجتماع کی وجہ سے کل 03 شماروں کا ناغہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

01۔	ہمیں اللہ کافی ہے	ڈاکٹر عائض القرنی
02۔	اے راہِ حق کے شہید	تنظیم اسلامی
03۔	اے ارضِ فلسطین مری ارضِ فلسطین	ڈاکٹر ظفر کمالی
04۔	تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
05۔	انسانی اطاعت کی حدود	مولانا ابوالکلام آزادؒ
06۔	سب سے بڑا سہارا	سید قطب شہیدؒ
07۔	حل کیا ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
08۔	نفاذِ اسلام کا عملی منہاج؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
09۔	مشرقِ وسطیٰ: تیسری عالمی جنگ کا میدان	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
10۔	رمضان: نزولِ قرآن کا سالانہ جشن	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
11۔	روزے کی حقیقت	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
12۔	عورت مارچ کی حقیقت	ایوب بیگ مرزا
13۔	اے اللہ! امتِ مسلمہ کو حقیقی مسلمان بنا دے۔ آمین!	ایوب بیگ مرزا
14۔	غزہ کے مجاہدین کا آخری پیغام	عامرہ احسان
15۔	صومِ رمضان اور صومِ حیات	ایوب بیگ مرزا
16۔	شہادتوں سے آزادی کی امید ملتی ہے!	اسماعیل ہنیہؒ
17۔	خون کو شمشیر پر فتح کیسے ملتی ہے؟	فرید اللہ مروت
18۔	قیامِ عدل وقسط کی اہمیت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
19۔	روشنی کا مینار	سید سلیمان ندویؒ
20۔	مسلمان قوم کی ذلت کی وجہ کیا ہے؟	مولانا محمد یوسف اصلاحیؒ
21۔	داعیٔ حق کی ذمہ داری	مولانا امین احسن اصلاحیؒ
22۔	کامیابی کی شرائط	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
23۔	قربانی کی اصل روح	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
24۔	قرآن سے شغف زندگی کا حاصل ہے	مولانا محمد یوسف اصلاحیؒ
25۔	کامیابی کا راستہ	منشی عبدالرحمٰن خان (مرحوم)
26۔	ظاہر و باطن کی یکسانیت	مولانا محمد الحسنیؒ
27۔	شہید کی موت قوم کی حیات ہے……	مولانا محمد اکرم
28۔	بالآخر مسلمان ہی کامیاب ہوں گے	مولانا ابوالکلام آزادؒ
29۔	مسلمانوں کی تباہی کے دو اسباب!	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30۔	مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت کا خاتمہ: ایک ظالمانہ اقدام	فرید اللہ مروت
31۔	استحکام وبقاءِ پاکستان کے ناگزیر لوازم	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
32۔	پاکستان کی اساس	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
33۔	اُمّتِ مسلمہ کی زبوں حالی کا سبب	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
34۔	ماہِ ربیع الاوّل: ہمارے لئے دعوتِ فکر	مولانا ابوالکلام آزادؒ
35۔	رحمۃ للعالمین ﷺ	وکیل خان
36۔	سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی	مفتی محمد تقی عثمانی
37۔	اسوۂ رسول ﷺ کی سربلندی	مولانا اخلاق حسین قاسمی
38۔	دھوکہ اور فریب کی انتہا	سید قطب شہیدؒ
39۔	مشرقِ وسطیٰ: تیسری عالمی جنگ کا میدان	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
40۔	دینی ہیئت اجتماعیہ کے خلاف شیطان کے ہتھکنڈے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
41۔	نفاق کب سامنے آتا ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
42۔	خالق کائنات کی حیرت انگیز نشانیاں	سید محمد قطب شہیدؒ
43۔	سدِ سکندری	سید ابوالحسن علی ندویؒ
44۔	اسلامی نظام کے قیام کے لئے مشقت	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندویؒ
45۔	ہمارے دین میں تقویٰ کا مقام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
46۔	پُرعزم انقلابی شخصیت	مولانا ابوالکلام آزادؒ
47۔	ہر قوم کو اصلاح کی مہلت دی جاتی ہے	ڈاکٹر محمد رفیع الدینؒ
48۔	اسلامی نظام کا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
49۔	قائداعظم اور پاکستان کا مستقبل	ادارہ
50۔	شمسی سالِ نو کی آمد اور خود احتسابی!!	محمد اشرف رضا

الہدیٰ اور فرمانِ نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے درسِ قرآن کے سلسلہ میں سورۃ النمل کی آیت 82 سے سورۃ القصص کی آیت 84 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔ ''فرمانِ نبوی ﷺ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالاتِ حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[2024ء میں اداریے ندائے خلافت کے سابقہ مدیر اور تنظیم اسلامی کے سابقہ مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب ایوب بیگ مرزا اور موجودہ مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب خورشید انجم نے تحریر کئے جبکہ سابق امیر تنظیم اسلامی اور مدیر مسئول حافظ عاکف سعید کا تحریر کردہ ایک اداریہ قندِ مکرر کے طور پر شائع کیا گیا]

01۔	غزہ کی پکار اور مسلمان حکمرانوں کی بے حسی	ایوب بیگ مرزا
02۔	میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی	ایوب بیگ مرزا
03۔	پاکستان کی سیاسی تحریکیں اور ان کا انجام	ایوب بیگ مرزا
04۔	تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں!	ایوب بیگ مرزا
05۔	ووٹ، انتخابات، جمہوریت اور اسلامی نظام	ایوب بیگ مرزا
06۔	5 فروری ____ یوم کشمیر؟	ایوب بیگ مرزا
07۔	پاکستان کے تمام عام انتخابات کا آنکھوں دیکھا حال	ایوب بیگ مرزا
08۔	اے اللہ! ہم پر رحم فرما!	ایوب بیگ مرزا
09۔	غلطی نہیں، غلطی پر اصرار تباہی کا باعث بنتا ہے!	ایوب بیگ مرزا
10۔	پاکستان اور آئی ایم ایف	ایوب بیگ مرزا
11۔	ہم کدھر جا رہے ہیں!	ایوب بیگ مرزا
12۔	ماہِ رمضان المبارک کی آمد...... ضروری ذہنی تیاری!	حافظ عاکف سعید
13۔	ہماری جعل سازیاں	ایوب بیگ مرزا
14۔	اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر	ایوب بیگ مرزا
15۔	عید آزاداں یا عید محکوماں	ایوب بیگ مرزا
16۔	رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ	خورشید انجم
17۔	سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا!	خورشید انجم
18۔	پاکستان اللہ تعالیٰ کی خصوصی نعمت: ناشکری کیوں؟	خورشید انجم
19۔	ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل کی تاریخ (حصہ اول)	خورشید انجم
20۔	اجائز صیہونی ریاست اسرائیل کی تاریخ (حصہ دوم)	خورشید انجم
21۔	غزہ میں اسرائیلی درندگی اور اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری	خورشید انجم
22۔	سیکولر یا اسلامی پاکستان	خورشید انجم
23۔	ہماری قربانیاں......	خورشید انجم
24۔	بھارتی انتخابات اور یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ	خورشید انجم
25۔	معاشی اور معاشرتی بھنور میں پھنسا پاکستان......	خورشید انجم
26۔	عزمِ استحکام...... مگر کیسے؟	خورشید انجم
27۔	سودی نظام اور طاغوت کی بحث...... لمحہ فکریہ	خورشید انجم
28۔	آپریشن نہیں، مرہم کی ضرورت ہے......	خورشید انجم
29۔	فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ	خورشید انجم
30۔	سپریم کورٹ کا متنازعہ فیصلہ...... ایک لمحہ فکریہ	خورشید انجم
31۔	عزمِ استحکام پاکستان......	خورشید انجم
32۔	نظریۂ پاکستان اور سیکولر عناصر	خورشید انجم
33۔	اسلاموفوبیا، پنجۂ یہود اور مسلمان......	خورشید انجم
34۔	اسلام کا عالمی غلبہ اور پاک افغان خطہ	خورشید انجم
35۔	تحفظِ ختم نبوت...... 1974ء تا 2024ء	خورشید انجم
36۔	اکھنڈ بھارت کا نظریہ بمقابلہ نظریۂ پاکستان	خورشید انجم
37۔	نصابِ تعلیم اور افرنگ کی تہذیب	خورشید انجم
38۔	سائبر پلس جنگ!	خورشید انجم
39۔	جب وقتِ قیام آیا!	خورشید انجم
40۔	قرض کی مے پر جھگڑے	خورشید انجم
41۔	اُٹھو نظامِ باطل پر ضرب کاری لگا دو!	خورشید انجم
42۔	اسرائیل اور امریکہ کی سب سے بڑی غلط فہمی......	خورشید انجم
43۔	یومِ اقبال	خورشید انجم
44۔	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 2024ء	خورشید انجم
45۔	آیئے پاکستان کو حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنائیں!	خورشید انجم
46۔	وطن کی فکر کر ناداں!	خورشید انجم
47۔	چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے	خورشید انجم
48۔	پاکستان کا مطلب کیا......	خورشید انجم
49۔	کیا یہ قائداعظم کا پاکستان ہے؟	خورشید انجم
50۔	2024ء تو گزر گیا... ہم نے کیا سبق سیکھا؟	خورشید انجم

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2024ء میں اس سلسلہ میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے علاوہ حسب حال نائب امیر تنظیم اسلامی پاکستان، اعجاز لطیف کے خطبات جمعہ شائع ہوئے۔

02۔ مسئلہ اقصیٰ و فلسطین
03۔ ذکرِ موت اور فکرِ آخرت
04۔ اہلِ جہنم کے خصائل باعث عبرت
06۔ امانت اور عدل، ووٹ اور حکمرانی
07۔ اہلِ جنت کے اوصاف
09۔ موجودہ سیاسی صورتحال پر 15 نکاتی تبصرہ
11۔ قرآن اور رمضان
12۔ والدین کے حقوق اور رمضان کا پیغام
14۔ انفاق و مواسات
15۔ سچی توبہ اور قرآن
16۔ امتحان زندگی: اہلِ فلسطین اور اُمتِ مسلمہ
18۔ زندگی کے نشیب و فراز میں حکمتیں
19۔ اہلِ ثروت کے کرنے کے اصل کام
20۔ زندگی کے دو رویے: دو ہی نتائج
22۔ مرغوباتِ دنیا اور طلبِ آخرت
23۔ یومِ تکبیر اور تکبیر کے تقاضے
24۔ نیکیوں میں مسابقت کرو!
27۔ چند یاد دہانیاں: ذات، گھر، بجٹ اور مملکت
29۔ تقویٰ
30۔ غیر شادی شدہ افراد کی بڑھتی تعداد اور حل
31۔ ملکی مسائل اور مقتدر طبقات کی ذمہ داریاں
32۔ اسلامی یا سیکولر پاکستان۔۔۔؟
34۔ موت، صلوٰۃ، مسئلہ فلسطین اور مبارک ثانی کیس
35۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی پانچ شانیں اور ختم نبوت کے بعد ہماری ذمہ داریاں
36۔ ختم نبوت کی تکمیلی شان اور عملی تقاضے
37۔ اُسوہ حسنہ اور ہمارا طرزِ عمل
39۔ ہمارے مسائل کا حل: فکرِ آخرت
40۔ مصائب اور مشکلات میں تلاوت، نماز اور ذکر کی اہمیت
41۔ منافقین کی نشانیاں اور مومنین کا طرزِ عمل
43۔ توحید عملی و نظری
44۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد
46۔ سالانہ اجتماع 2024ء میں امیر تنظیم اسلامی کا اختتامی خطاب
48۔ اللہ سے خیر کیسے طلب کریں!
49۔ الہامی تعلیمات میں مشترکہ معاشرتی ہدایات
50۔ صلہ رحمی اور شام کے حالات

زمانہ گواہ ہے

تنظیم اسلامی کے ہفتہ وار پروگرام میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار حالات حاضرہ پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے مستقل میزبان عموماً جناب وسیم احمد ہیں۔

01۔ فلسطین اسرائیل جنگ: حماس کے نمائندہ کی زبانی (ڈاکٹر خالد قدومی)

02۔ بلوچ یکجہتی مارچ اور لاپتہ افراد (ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق)

03۔ اسرائیل فلسطین جنگ میں مسلم حکمرانوں اور عوام کا کردار (آصف حمید، رضاء الحق، ڈاکٹر عارف صدیقی)

04۔ غزہ پر ظلم اور اسرائیل بھارت گٹھ جوڑ (خورشید انجم، رضاء الحق)

05۔ کیا دنیا تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر پہنچ چکی ہے؟ (رضاء الحق، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ڈاکٹر انور علی)

06۔ رام مندر کا افتتاح اور بھارت کی انتہا پسندی؟ (ڈاکٹر حسن صدیق، رضاء الحق)

07۔ الیکشن 2024ء: حقائق و تجاویز (اعجاز لطیف، خورشید انجم، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف)

09۔ الیکشن 2024ء کے نتائج اور اسٹیبلشمنٹ کا کردار (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا)

10۔ کیا اسرائیل فلسطین کا خاتمہ چاہتا ہے؟ (رضاء الحق، عبدالوارث گل)

11۔ قرآن مجید کی تفسیر اور قادیانیوں کے مذموم مقاصد (شجاع الدین شیخ، محمد متین خالد، رضاء الحق)

12۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمے اور عالم اسلام کے زوال کے 100 سال (رضاء الحق، ڈاکٹر عارف صدیقی، خورشید انجم)

13۔ رمضان المبارک کے دوران اسرائیلی ظلم و جارحیت کی تاریخ (ڈاکٹر حسن صدیق، رضاء الحق)

14۔ قادیانیوں کی تفسیر اور سپریم کورٹ کا فیصلہ (محمد متین خالد، راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ، رضاء الحق)

15۔ سود کے خلاف عدالتی فیصلہ اور ملکی معاشی بحران (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، رضاء الحق)

16۔ یوم القدس: فلسطینیوں کا جذبہ جہاد اور قربانی (پروفیسر یوسف عرفان، ڈاکٹر خالد قدومی، رضاء الحق)

17۔ اسرائیل پر ایرانی حملہ: توقعات و خدشات (بریگیڈیئر جاوید احمد، رضاء الحق، ڈاکٹر حسن صدیق)

18۔ ایرانی صدر کا دورۂ پاکستان (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ڈاکٹر انور علی، رضاء الحق)

19۔ اسرائیلی مظالم کے خلاف امریکی یونیورسٹیز میں جاری مظاہرے (قیصر احمد راجہ، رضاء الحق)

20۔ گندم سکینڈل: کیا مجرموں کو کٹہرے میں لایا جائے گا؟ (عبدالرحمٰن معظم، رضاء الحق)

21۔ پاکستان میں اشرافیہ کی لوٹ مار اور سوشل انجینئرنگ ایجنڈا (رضاء الحق آصف حمید، ڈاکٹر انور علی)

22۔ ایرانی صدر کا حادثہ اور نیتن یاہو کے خلاف وارنٹ (ڈاکٹر فرید پراچہ، رضاء الحق)

23۔ رفح میں خون کی ہولی اور یوم تکبیر کے تقاضے (رضاء الحق، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف)

24۔ خوشی اور غم کے موقع پر بندہ مومن کا طرز عمل (ڈاکٹر حماد لکھوی، خورشید انجم)

25۔ بھارتی انتخابات اور ہندو شدت پسندی کا زوال (ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق)

26۔ پاکستان کے خاندانی نظام پر دجالی حملہ اور آپریشن عزم استحکام (خورشید انجم، رضاء الحق، ڈاکٹر محمد عارف صدیقی)

27۔ پاکستان کا اشرافیہ نواز بجٹ اور مظلوم عوام (ڈاکٹر حسن صدیق، رضاء الحق)

29۔ دہشت گردی سے نجات: فوجی آپریشن یا مذاکرات
(اوریا مقبول جان، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، رضاء الحق، بریگیڈیئر جاوید احمد)

30۔ بجلی کے بلوں میں اضافے کا سبب IMF یا IPPs (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، رضاء الحق)

31۔ قادیانیت کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ (محمد متین خالد، رضاء الحق، راؤ عبدالرحیم)

32۔ اسماعیل ہنیہ کی شہادت اور مستقبل کا منظرنامہ (پروفیسر یوسف عرفان، رضاء الحق، عبدالرحمٰن السدیس)

34۔ جنرل فیض حمید کی گرفتاری، یورپ اور انڈیا میں اسلاموفوبیا (رضاء الحق، ڈاکٹر ضمیر اختر خان، خورشید انجم)

35۔ تحفظ ختم نبوت کے 50 سال (محمد متین خالد، ڈاکٹر حسن رضا، رضاء الحق، عبدالوارث گل، شجاع الدین شیخ)

36۔ ماہ ربیع الاول: کرنے کا اصل کام (ڈاکٹر عارف رشید)

37۔ بنگلہ دیش میں تبدیلی کے پاکستان پر ممکنہ اثرات (رضاء الحق، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، قیوم نظامی)

38۔ اسرائیل کا لبنان پر سائبر حملہ (امجد علوی، آصف حمید، رضاء الحق)

39۔ غزہ پر اسرائیلی جارحیت کا ایک سال (ڈاکٹر خالد قدومی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، خورشید انجم)

40۔ احتجاجی سیاست: فوائد و نقصانات (ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف، رضاء الحق، ڈاکٹر اشرف علی)

41۔ شنگھائی تعاون تنظیم: توقعات اور خدشات (خورشید انجم، رضاء الحق)

42۔ مخلوط نظام تعلیم کے معاشرے پر اثرات (ڈاکٹر محمد عارف صدیقی، آصف حمید، عبدالوارث گل)

43۔ مشرق وسطیٰ میں پھیلتی جنگ کے اثرات (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، خورشید انجم، رضاء الحق)

45۔ تنظیم اسلامی کا کل پاکستان سالانہ اجتماع 2024ء (خورشید انجم، ڈاکٹر ضمیر اختر خان، ڈاکٹر انور علی)

46۔ وفاقی دارالحکومت میں احتجاج اور سانحہ کرم (خورشید انجم، رضاء الحق، پروفیسر ابراہیم)

47۔ اسرائیل لبنان معاہدہ اور شام کی موجودہ صورتحال (خورشید انجم، رضاء الحق، آصف لقمان قاضی)

48۔ شام کی صورتحال اور پاکستان کے لئے سبق (خورشید انجم، رضاء الحق، خلیل الرحمٰن چشتی)

49۔ کیا یہ قائداعظم کا پاکستان ہے؟ (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ڈاکٹر خرم عزیز ڈھلوں)

50۔ 4 پاکستانی کمپنیوں پر امریکی پابندی (رضاء الحق، بریگیڈیئر (ر) رفعت صابر، ڈاکٹر محمد عارف صدیقی)

نقطۂ نظر

19۔ من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو — ایوب بیگ مرزا

23۔ سیاست کریں لیکن تاریخ کو مسخ مت کریں! — ایوب بیگ مرزا

25۔ حالت احرام میں گرفتاری — ایوب بیگ مرزا

26۔ عدلیہ: چیف جسٹس عبدالرشید سے 13 جنوری کے فیصلہ تک — ایوب بیگ مرزا

28۔ ۔۔۔ وگرنہ یہ عدل ادھورا ہے! — ایوب بیگ مرزا

30۔ IPPs سے معاہدے اور دو سیاسی خاندان — ایوب بیگ مرزا

33۔ عوامی تائید و مقبولیت کا راز — ایوب بیگ مرزا

35۔ حکومت کے لئے اصل مسئلہ! — ایوب بیگ مرزا

36۔ جاتے ہوئے کہتے ہو ’’لندن میں‘‘ ملیں گے — ایوب بیگ مرزا

37۔ جمہوریت میں ادارے نہیں، آئین بالادست ہوتا ہے — ایوب بیگ مرزا

39۔ 7 اکتوبر: تاریخ کا رخ موڑ دینے والا دن — ایوب بیگ مرزا

42۔ کیا خوب ’’ندامت‘‘ کا ہے گویا کوئی دن اور — ایوب بیگ مرزا

44۔ ٹرمپ، امریکہ کا نیا صدر — ایوب بیگ مرزا

47۔ حکومت بوکھلاہٹ کا شکار کیوں؟ — ایوب بیگ مرزا

48۔ کیا اب ’’شام‘‘ میں سحر طلوع ہو جائے گی؟ — ایوب بیگ مرزا

50۔ امریکہ کی پاکستان پر پابندیاں — ایوب بیگ مرزا

متفرق مضامین

26۔ سفید فام مہذب دنیا کا سیاہ بھیانک چہرہ — ڈاکٹر ضمیر اختر خان

27۔ عوام کے صبر کو مزید نہ آزمائیں! — ڈاکٹر منصور نورانی

28۔ جرائم کا سرچشمہ: حکومت اور نظام — سعد اللہ جان برق

28۔ تحریک انصاف پر پابندی: چند سوالات — آصف محمود

31۔ جوئے بنگلہ رجاکار — آصف محمود

30۔ جشن آزادی کے لئے آزادی بھی تو چاہئے! — عادل سہیل

35۔ آئی پی پیز کے مالکان اور اصل حقائق — نعیم اختر عدنان

36۔ جاتے ہوئے کہتے ہو ’’لندن میں‘‘ ملیں گے — ایوب بیگ مرزا

36۔ سود پاکستان کی سالمیت کے لیے خطرہ! — انصار عباسی

45۔ 26 ویں آئینی ترمیم آئینی خیمہ میں داخل — نعیم اختر عدنان

47۔ یہود کی مذہبی تحریفات اور معصوم مسلمان — خالد نجیب خان

کارتریاقی

کارتریاقی عامر احسان صاحب کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

04۔ پامردئ مومن — 05۔ نہ دنیا ہے نہ دین

06۔ خون ہے، لاشے ہیں، شور ہے — 08 مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایا ہوں!

10۔ غم کا عارضی منظر — 11۔ کیا ہے روشن چراغ فردا

12۔زرہ مری صبر،عزم خنجر
14۔صفیں پھٹی پھٹی ہوئی!
15۔جاگ اُٹھو!
17۔کیا سماں ہے یہ کیا تماشا!
18۔ لہو دیا قدم قدم
19۔تابناکِ امریکا
20۔تہذیب آہن وبارود
22 ۔گر قبول افتد......
24۔فقط چند روز......
25۔چھٹ گئی ہے ملمع کی سب نمود
26۔مسلمان بھی کیا ہیں ہم!
27۔اندروں چنگیز سے تاریک تر
28۔حیات دے کرثبات پایا
29۔عدل مجبور ہے،صدق ناچار ہے!
30۔دورِ وحشت نے آلیا
31۔لہو کے سارے شعبدے،لہو کے سارے معجزے!
32......ایک اور انقلاب
33۔وہی دیرینہ بیماری......
36۔جاگتے رہنا ہے سحر تک
37۔پیش کر غافل عمل......
39۔مرے جنوں کو عدو نے دیا نیا ہیجان
40۔ایک اور 7 اکتوبر......
41۔پامال حرمتِ انسان
43۔ضوفشانی چھوڑ جاؤں گا
47۔گراں ہوگئی حیات......
48۔روحِ امم کی حیات، کشمکش انقلاب
49۔ ......مرے دور کا مسلمان!

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مضامین کا سلسلہ

2024ء میں ندائے خلافت میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مضامین قند مکرر کے طور پر شائع کیے گئے،جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

04۔ فرد کی شخصیت کے دو رُخ یعنی فکر وعمل
32۔پاکستان کا مستقبل(1)
33۔پاکستان کا مستقبل(2)
34۔پاکستان کا مستقبل(3)
41۔دورہ بھارت کے مشاہدات وتاثرات
44۔ سالانہ اجتماع کے مقاصد اوراُن کے حصول کا طریقہ کار
47۔سقوطِ ڈھاکہ کا سانحہ فاجعہ،اسباب وعوامل پر ایک نظر

دین ودانش

01۔ نیکی اور بدی	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
04۔توبہ واستغفار کے بارے میں اسوۂ حسنہ	مولانا حافظ زبیر حسن
05۔ والد کی عظمت اور مقام ومرتبہ	فریداللہ مروت
06شہداء کا اعزاز واکرام	سعد عبداللہ
11۔رمضان کا پہلا عشرہ رحمت عامہ	محمد اکرم اعوان
12۔رمضان اوراس کے تقاضے	سرفراز عالم
16۔رمضان المبارک کے بعد بھی نیکیاں جاری رہنی چاہئیں	مولانا ندیم احمد
16۔گناہ پر اصرار	مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ
20۔ایمانی زندگی	مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ
20۔سلام کی اہمیت،فضیلت اورآداب	فریداللہ مروت
22۔عشرہ ذوالحجہ کے فضائل	ڈاکٹر مفتی احمد خان
24۔اسلام پاکیزگی کا مذہب	مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ
26۔شہادت حسینؓ کا اصل سبق	حافظ عاکف سعید
28۔اسلام اورطہارت	مفتی عارف محمود
33۔موسیقی:روح کی غذا یا جہنم کا ایندھن؟	ابومحمد خزیمہ اسد

36۔اسلامی انقلاب کے علمبرداروں کے لیے امید کی کرن	عبدالرؤف
37۔عہد کی پابندی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
38۔استغفار:گناہوں کا تریاق	نذیر احمد نعمانی

گوشۂ تربیت

04۔خدمتِ خلق	حافظ محمد ابراہیم
05۔درست اور بے جا توقعات	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
08۔قیادت کے اوصاف:قرآن حدیث کی روشنی میں	فاروق طاہر
08۔اللہ کی محبت اوراللہ کے لیے محبت	ابوعبداللہ
10۔استقبال رمضان	مفتی مسعودالرحمٰن
13۔اخلاقی شخصیت کی تشکیل	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
16۔رزقِ حرام	سعد عبداللہ
20۔اسرار کا کھوج	عبدالرؤف
23۔لا اکراہ فی الدین	عبدالرؤف
25۔1947ء سے فارم 47 تک	عبدالرؤف
27۔خرید وفروخت میں دیانت داری کا فقدان	مولانا سید عمران اختر
35۔عقیدۂ ختم نبوت کا حقیقی تقاضا	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
40۔صحبت صالح تراصالح کند	سجاد سرور
49۔دعوتِ دین اوراس کے لوازمات	سجاد سرور
49۔دیکھنا قافلہ چھوٹ نہ جائے	نعیم اختر عدنان

آگاہی

06۔انتخابی مہم اورعمومی منکرات	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی
12۔امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رمضان المبارک	
13۔حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہؒ کا وزیر اعظم پاکستان کے نام خط	
43۔مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی وارثین انبیاء کو نصیحتیں	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
43۔امیر تنظیم اسلامی کا پیغام:رفقاء تنظیم کے نام	شجاع الدین شیخ
46۔نبی رحمۃ للعالمین ﷺ فسادیوں کی سرکوبی کے لیے نبی ملاحم بھی ہیں	سجاد سرور
49۔کائنات کی کہانی ایک تنظیم ایک خاندان	رانا عرفان علی

حالات حاضرہ

06۔یوم یکجہتی کشمیر:پس منظر اوراہمیت	بلال احمد
17۔ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ	پروفیسر یوسف عرفان
30۔غزہ کے تباہ حال ہسپتال اورعالم اسلام کی بے حسی	تنویر قیصر شاہد

تاریخ کے جھروکوں سے

44۔ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا	میثاق نومبر 2023 سے اقتباسات

تنظیم وتحریک

02۔ تقویٰ اوراس کے تین درجات	مولانا رضوان اللہ
44۔ تحریکی کارکنوں کے لئے عہد کی ذمہ داریاں	امام حسن البنا شہیدؒ

رپورتاژ

08۔امت مسلمہ کی زبوں حالی اور ہماری ذمہ داریاں امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی خطاب	مرتضیٰ احمد اعوان
11۔مرکز دارالسلام میں رجوع الی القرآن کورس کی اختتامی تقریب	مرتضیٰ احمد اعوان
17۔استادِ محترم ریاض اسماعیل کی جناب میں الوداعی تاثرات	نورالوری
18۔وزیراعظم پاکستان کے نام کھلا خط	شجاع الدین شیخ
22۔امیر محترم کا حلقہ کراچی جنوبی کا دعوتی دورہ	سرفراز احمد خان
26۔رجوع القرآن کورسز پارٹ 1 اور 2 کی اختتامی تقریب 2024ء	مرتضیٰ احمد اعوان
27۔دعوت دین کے ضمن میں داعی کا کردار	ابوذر ہاشمی، لانڈھی کراچی
29۔قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقدہ تقریب تکمیل درس قرآن	محمد رفیق چودھری
44۔مرکزی ناظم نشرواشاعت محترم خورشید انجم کا جی سی یو میں خطاب	خالد نجیب خان
45۔سالانہ اجتماع 2024ء	خالد نجیب خان

مطالعہ کلام اقبال

29۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (1)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
30۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (2)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
31۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (3)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
32۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (4)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
33۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (5)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
34۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (6)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
35۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (7)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
36۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (8)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
37۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (9)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
40۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (10)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود
41۔ابلیس کی مجلس شوریٰ (11)	ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

تبصرہ کتب

25۔ ترکِ رذائل واکتساب فضائل	مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت
27۔فریضۂ اقامت دین: اسلاف کی آراء وتعامل	عبدالسلام عمر

گوشۂ خواتین

02۔ اللہ کی چھلنی	بنتِ ظفر اسلام رفیقہ تنظیم اسلامی، کراچی
06۔حلقہ خواتین اسلامی لاہور کے زیر اہتمام ششماہی اجتماع	
09۔حیا ہی پہچان ہماری	ماجدہ نعیم
22۔ ذوالحجہ کے دس دنوں کے نیک اعمال	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
39۔موبائل فون خواتین کے لئے مفید یا مضر؟	ایمن ثناء
42۔ڈاکٹر ذاکر نائیک کی اہلیہ کا لاہور میں خواتین کے اجتماع سے خطاب	(اہلیہ ریاض گورایا، رفیقہ تنظیم)
45۔ناظمہ علیا کا رفقاء کے نام خصوصی پیغام	سالانہ اجتماع

فکرونظر

03۔ معرکہ روح وبدن	ریان بن نعمان
03۔زخمی بچے، مغربی میڈیا اوردو ذرائع	محمد حنیف
07۔رام مندر اور بھارت کا مستقبل	پروفیسر یوسف عرفان
08۔مسلمانوں کا اتحاد	عارف سیالکوٹی
10۔8 مارچ یوم خواتین	جاوید احمد خان

14۔انصاف کے نام پر ظلم! آخر کب تک؟	عبدالرؤف
24۔عینک بدلیں	ابوعنایہ
33۔عقیدہ ختم نبوت، آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کا قادیانی مبارک ثانی کیس کا فیصلہ	نعیم اختر عدنان
38۔نظام تعلیم اور تعلیمی نصاب	پروفیسر چودھری محمد یسین ظفر
48۔چارٹر آف ہیومن رائٹس نہیں خطبہ حجۃ الوداع عظیم ہے	ڈاکٹر ضمیر اختر خان

امیر سے ملاقات ''پوڈ کاسٹ''

01۔ امیر سے ملاقات (قسط22)	آصف حمید
05۔ امیر سے ملاقات (قسط23)	آصف حمید
10۔ امیر سے ملاقات (قسط24)	آصف حمید
13۔ امیر سے ملاقات (قسط25)	آصف حمید
17۔ امیر سے ملاقات (قسط26)	آصف حمید
21۔ امیر سے ملاقات (قسط27)	آصف حمید
25۔ امیر سے ملاقات (قسط28)	آصف حمید
28۔ امیر سے ملاقات (قسط29)	آصف حمید
33۔ امیر سے ملاقات (قسط30)	آصف حمید
38۔ امیر سے ملاقات (قسط31)	آصف حمید
42۔ امیر سے ملاقات (قسط32)	آصف حمید
45۔ امیر سے ملاقات (قسط33)	آصف حمید

اخبارِ اسلام

مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں اور غزہ کی اصل صورتحال سے آگہی کے لیے ہفت روزہ ندائے خلافت میں ایک صفحہ مخصوص کیا گیا ہے۔ شمارہ نمبر 37 سے قارئین کے استفادہ کے لیے خالد نجیب خان نے اس کو مرتب کرنا شروع کیا ہے۔

37۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
38۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
39۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
40۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
41۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
42۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
43۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
44۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
45۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
46۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
47۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
48۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان
49۔مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں	خالد نجیب خان

مہمات

09۔دورہ ترجمہ قرآن وخلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست

14۔تنظیم اسلامی پاکستان کے زیراہتمام مختلف حلقہ جات میں استقبال پروگرام 2024ء

18۔تنظیم اسلامی پاکستان کے زیراہتمام مختلف حلقہ جات میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام 2024ء

19۔تنظیم اسلامی پاکستان کے زیراہتمام مختلف حلقہ جات میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام 2024ء

نامے تنظیم اسلامی کے نام

15۔ مولانا محمد مغیرہ ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

رودادیں/خصوصی رپورٹ

02۔ ''حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داریاں'' پر سیمینارز	مرتب: وقار احمد
03۔ ''حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داریاں'' پر سیمینارز	مرتب: وقار احمد
08۔ سالانہ تقریب تکمیل بخاری شریف	مرتضیٰ احمد اعوان
27۔ دعوت دین کے ضمن میں داعی کا کردار	ابوذر ہاشمی
39۔ امیر تنظیم اسلامی کا دورہ ترجمہ قرآن	محمد عبید یار خان۔ ریاض سعودی عرب
39۔ اسرائیل نواز مصنوعات کی بائیکاٹ مہم	عبد الغفار
46۔ امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ دعوتی دورہ ڈیرہ اسماعیل خان	سعید اللہ شاہ
47۔ امیر تنظیم اسلامی کا دورہ لکی مروت یونیورسٹی	سعید اللہ شاہ

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
08	خیبر پختونخوا	امیر محترم کا دورہ حلقہ خیبر پختونخواہ	جنید کامران
08	حلقہ اسلام آباد	امیر محترم کا خطاب عام	ڈاکٹر اشرف علی
08	لاہور غربی	امیر تنظیم کا دورہ حلقہ لاہور غربی	کاشف عباسی
13	حلقہ سکھر	امیر محترم اور نائب ناظم اعلیٰ کا دورہ	نصر اللہ انصاری
13	حلقہ کراچی وسطی	امیر محترم کا دورہ	عمر بن عبد العزیز
13	حلقہ لاہور غربی	آگاہی منکرات مہم	ہارون شہزاد
13	حلقہ لاہور شرقی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	نعیم اختر عدنان
13	حلقہ پنجاب پوٹھار	سہ ماہی تربیتی اجتماع	معتمد حلقہ
14	حلقہ گوجرانوالہ	استقبال رمضان پروگرام	کامران منظور
14	خیبر پختونخوا جنوبی	استقبال رمضان پروگرام	جنید کامران
14	لاہور غربی	استقبال رمضان پروگرام	نوید احمد قریشی
14	بہاول نگر	استقبال رمضان پروگرام	محمد عامر
14	کراچی جنوبی	استقبال رمضان پروگرام	سرفراز احمد
14	پنجاب شمالی	استقبال رمضان پروگرام	ابرار احمد
14	حیدر آباد	استقبال رمضان پروگرام	رحیم بیگ مرزا
14	کراچی وسطی	استقبال رمضان پروگرام	عمر بن عبد العزیز
14	کراچی شرقی	استقبال رمضان پروگرام	ذیشان حفیظ خان
14	اسلام آباد	استقبال رمضان پروگرام	ڈاکٹر اشرف علی
15	لاہور غربی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	نوید احمد قریشی
15	سرگودھا	نصف روزہ سہ ماہی تربیتی اجتماع	ہارون شہزاد
15	لاہور شرقی	نئے رفقاء کا تعارفی اجتماع	معتمد حلقہ
18	حلقہ کراچی جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	سرفراز احمد
18	کراچی شمالی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	شیخ منصور رونی
18	حیدر آباد	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	رحیم بیگ مرزا
18	پنجاب جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	عبد اللہ قادری
18	بہاولنگر	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد عامر
18	گوجرانوالہ	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	رانا ضیاء الحسن
18	پنجاب پوٹھوہار	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	عبد الرحمٰن تابانی
18	خیبر پختونخوا جنوبی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	سعید اللہ شاہ
19	فیصل آباد	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	رشید عمر
19	سرگودھا	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	خواجہ ہارون رشید
19	پنجاب شمالی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	ابرار احمد
19	مالاکنڈ	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	محمد سعید جان
19	کراچی وسطی	دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین کا پروگرام	سرفراز احمد
20	پنجاب جنوبی	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	شوکت حسین انصاری
20	مالاکنڈ	اجتماع معاونین	محمد سعید جان
21	سرگودھا	امیر محترم کا سالانہ دورہ	ہارون شہزاد
21	دیر بالا	ایک روزہ دعوتی پروگرام	لائق سید
21	لاہور غربی	امیر محترم کا سالانہ تنظیمی دورہ	نوید احمد قریشی
22	خیبر پختونخوا جنوبی	انفرادی دعوت، حلقہ قرآنی کے تجربات	شمیم خٹک
23	اسلام آباد	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ ڈی چوک	ضمیر اختر خان
23	لاہور شرقی	رفح پر اسرائیلی مظالم کے خلاف ریلی	نعیم اختر عدنان
23	کراچی شرقی	دعوتی رودادیں	
23	اسلام آباد	فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی کے لئے مظاہرہ	ڈاکٹر اشرف علی
23	حیدر آباد	امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ	رحیم بیگ
23	خیبر پختونخوا	امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ	سعید اللہ شاہ
23	ملاکنڈ	امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ	محمد سعید
23	سرگودھا	سہ ماہی تربیتی پروگرام	ہارون شہزاد
23	پنجاب جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع اور فلسطینیوں کے حق میں مظاہرہ	شوکت حسین انصاری
23	ملاکنڈ	امیر حلقہ کا چترال کا دعوتی و تنظیمی دورہ	محمد سعید
23	گوجرانوالہ	سہ ماہی اجتماع	رانا محمد ضیاء الحسن
23	پنجاب پوٹھوہار	سہ ماہی اجتماع	افشال حیدر
23	فیصل آباد	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد رشید عمر
23	اسلام آباد	مدرسین کورس اور مدرسین ریفریشر کورس	ڈاکٹر اشرف علی
23	ملاکنڈ	انفرادی دعوت کے تجربات	حسین احمد
23	ملاکنڈ	انفرادی دعوت کے تاثرات	آفتاب حسین
23	ملاکنڈ	دعوت کے لیے اپنی اصلاح شرط اول	عمران خان
25	اسلام آباد	ملتزم رفقاء کا ملک گیر حلقہ جاتی اجتماع	ڈاکٹر اشرف علی
25	ملاکنڈ	ذمہ داران کے تنظیمی دورے	محمد نعیم
25	فیصل آباد	ملک گیر حلقہ جاتی ملتزم اجتماع	عامر رضا
27	فیصل آباد	امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا دعوتی دورہ	محمد رشید عمر
27	لاہور شرقی	سہ ماہی اجتماع	نعیم اختر عدنان
28	لاہور شرقی	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	نعیم اختر عدنان
28	سرگودھا	میانوالی میں حلقہ جاتی اجتماع	ہارون شہزاد
28	ملاکنڈ	امیر حلقہ کا ضلع سوات اور شانگلہ کا تنظیمی و دعوتی دورہ	شوکت اللہ شاکر
34	لاہور شرقی	امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ	نعیم اختر عدنان
34	سرگودھا	نصف روزہ سہ ماہی تربیتی اجتماع	ہارون شہزاد

34	کراچی جنوبی	انفرادی دعوت کے تجربات	ڈاکٹر سید وقاص علی
34	کراچی جنوبی	مسلم طلبہ محاذ کے زیر اہتمام سیو فلسطین یوتھ کانفرنس	سرفراز احمد
37	راولپنڈی	دعوت کا کام اور ہم	شفیع اللہ
38	خیبر پختونخوا	امیر تنظیم کا سالانہ دعوتی دورہ	سعید اللہ شاہ
39	لاہور شرقی	ربیع الاول کی سرگرمیاں	سہیل خالد
39	ملتان	دو روزہ توسیع دعوت برائے کوٹ ادو	محمد رمضان قادری
41	پنجاب پوٹھوہار	امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ	حافظ ندیم مجید
41	لاہور شرقی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	نعیم اختر عدنان
46	کراچی وسطی	رفقاء کا اسرائیلی مصنوعات کے خلاف بائیکاٹ مہم	طٰہٰ یامین
46	سرگودھا	امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ دعوتی دورہ	ہارون شہزاد
46	ملتان	رفقاء کا دعوتی دورہ تونسہ شریف	شوکت حسین انصاری
47	خیبر پختونخوا جنوبی	فلسطینی مسلمانوں کی حمایت میں مظاہرہ	سعید اللہ شاہ

انگریزی مضامین

01	Press Release	Raza ul Haq
02	Prosecution of Israeli war criminals	Waseem Shezad
04	The real "person of the year"	Belen Ferandez
05	Modi Unvveils Temple as Indian Muslims Express Apprehension about the future	Raza ul Haq
06	Genocide case against Israel has merit, Says ICJ	https://crescent.icit-digital.org/articles
07	Defending UNRWA is worse than collective punishment	Moncef Khane
08	Western narcissism and support for genocidal israel go hand in hand	Donald Collins
09	I'm an American Doctor who went to Gaza	Irfan Galaria,Los Angeles Times
10	I am Reem- Soul of my soul	Muqadas Ghumman
11	Zionist, Escalatory Threats to Masjid Al Aqsa	Ayman Ahmed
12	The call of Masjid Al aqsa and our Responsibility	Raza ul Haq
14	Watching the watchdogs:Piers, airdrops and mediagenic spectacles in Gaza	Rami G Khouri
15	Where is Hind?	Muqadas Ghumman
16	What inspires Gaza's Resistance	https://crescent.icit-digital.org/articles
17	The Crooked timber of Modi's India	Jawed Naqvi
18	Pro-Palestian protests spread across US camuses amid police brutality	https://crescent.icit-digital.org/articles
19	Worldwide Military spending Reaches $2400 Billion	https://www.sipri.org/
20	Biden is complicit in Zionist War-crimes in Gaza	https://crescent.icit-digital.org/
21	No equivalence between innocent Palestinian victims and savage israeli perpetrators	Crescent international
22	Israle Massacres children, which the western press says is Fine	Caitlin Johnstone
23	Sacrifice	Dr Israr Ahmad
25	The Obligations Muslims owe to the Quran	Dr Israr Ahmad
26	War on Gaza: Famine Threat Persist as Half a Million starving	Middle East Eye
27	The Tragedy of Karbala	Dr Israr Ahmad
28	The Fruit of our Democracy	Siddique ur Rehman
29	Revival of Islam and our Responsibility	Raza ul Haq
30	The Just System of Islam	Raza ul Haq
31	Quaid e Azam's Pakistan	Raza ul Haq
32	Zionist Baby Killers	Yusuf Dhia-Allah
33	Letter to Pandit Jawaharlal Nehru	Dr M Iqbal (Allama)
34	When Oppression intensifies,Resistance Becomes Necessary	https://crescent.icit-digital.org/
35	And we Exalted thy Praise...	Sadiq ur Rahman
36	Characteristics of Plenitude and completion in Muhammad's Prophethood (SAAW)	Dr Israr Ahmad
37	A Message to the Traitors of the Muslim World	Fatah Masood
38	Motivational Story of Mullah Muhammad Umar	Furqan Iqbal
40	Lessons from Afghanistan	Javid Hussain
42	"Debt slave" Phenomenon & its upshots on world.	Ijaz Khan
43	Yahya Sinwar's wasieh (last will)	https://crescent.icit-digital.org/
44	Dr, Muhammad Iqbal- The sage par Excellence	www.mybitforchange/
46	Why does the Talmud say that goyim are livestock	www,etzion.org.il/en/
47	Russia's new Hybrid Nuclear Weapons Doctrine	https://crescent.icit-digital.org/
48	Eiter Watch the Footage of Dead Kids in Gaza or stop Supporting Israel	Caitlin Jonstone
49	The Collective Aim of The Muslim Ummah	Dr. Israr Ahmad

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19تا25 دسمبر 2024ء)

جمعرات 19 دسمبر: علی الصبح کراچی سے لاہور آمد ہوئی ۔ مرکزی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ شعبہ تعلیم وتربیت اور نشر و اشاعت کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ ناظم اعلیٰ صاحب کے ہمراہ مرکزی معاون دعوت خبیب عبدالقادر صاحب سے ملاقات کی جس میں سالانہ اجتماع میں دیئے گئے اہداف کے حوالہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کے لئے کچھ سوالات کے جواب ریکارڈ کرائے۔

جمعۃ المبارک 20 دسمبر: مرکزی شعبہ سمع وبصر وسوشل میڈیا کے اجلاس کی صدارت کی۔ خطاب جمعہ (تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عصر تا بعد نماز عشاء مرکزی تربیتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 21 دسمبر: توسیعی عاملہ کے صبح اور شام کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ دوپہر کو دین حق ٹرسٹ کے اجلاس کی صدارت کی۔

اتوار 22 دسمبر: توسیعی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو لاہور سے کراچی روانگی ہوئی۔

بدھ 25 دسمبر: حلقہ کراچی جنوبی کے تنظیمی دورہ کے حوالہ سے مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں صبح حلقہ کے ذمہ داران سے ملاقات کی، اُن کا تعارف حاصل کیا۔ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔ اس کے بعد حلقہ کے تمام رفقاء سے ملاقات کی۔ کچھ باتوں کی یاددہانی کروائی اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔

معمول کی سرگرمیاں: قائم مقام نائب امیر (ناظم اعلیٰ صاحب) سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور سرانجام دیے۔ قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں جاری رہیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کا بھی اہتمام ہوا۔

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.50

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore